﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰی اَن یَبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اسرائیل:٨٠)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۲۲/ مئی ۱۹۹۸ء شمارہ ۲۱

۲۵/ محرم ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۲۲/ ہجرت ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جنکی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے"۔

(الوصیّت، روحانی خزائن جلد نمبر ٦ صفحہ ٣٠٥، ٣٠٦)

نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھنے والوں پر اس کی تاثیریں پڑتی ہیں اور ان کے دلوں کو بھی ایک قسم کا اطمینان نصیب ہوتا ہے

ایم ٹی اے کے ذریعہ مختلف سوال و جواب کی مجالس اور دیگر پروگراموں میں مخالفین کے تمام سوالوں کے ہر پہلو سے جواب دئے جا چکے ہیں۔ کثرت کے ساتھ اس علم کا انتشار کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے آپ کو ہر قسم کے اعتراضات کے جواب دینے کی مہارت حاصل ہوجائے گی

(خلاصہ خطبہ جمعہ ،٧/مئی ١٩٩٨ء)

لندن (۷/ مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ التوبہ کی آیت ۱۲۰ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ آیت گزشتہ خطبہ میں بھی تلاوت کی تھی اور اس آیت کی تشریح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ حوالے ابھی پیش کرنا باقی تھے۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک ان تمام اقتباسات کا مضمون جماعت کو سمجھا نہ دیا جائے ہم دوسرے مضمون میں داخل نہیں ہونگے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ارشادات اس مضمون پر پیش فرمائے جن میں صحبت صادقین اختیار کرنے اور اس صحبت کی تاثیرات و برکات کا ذکر ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس پر کام کرتا ہے......"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں "بیٹھتا ہے" کے الفاظ بتاتے ہیں کہ بعض دفعہ نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے سے ہی خواہ وہ منہ سے کچھ کلام کریں یا نہ کریں، دل میں نیکی پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب صدق والا باتیں کرتا ہے تو انسان اور بھی زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھنے والوں پر اس کی تاثیریں پڑتی ہیں اور ان کے دلوں کو بھی ایک قسم کا اطمینان عطا ہوتا ہے۔ اسی طرح نفس امّارہ رکھنے والا امّارہ کی تاثیریں رکھتا ہے۔

باقی خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۲/ مئی ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین کے لندن سے باہر تشریف فرما ہونے کی وجہ سے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے بچوں کی کلاس لی۔ حسب معمول تلاوت قرآن کریم اور نظم باترجمہ کے ساتھ کلاس کا آغاز ہوا۔ نظم کے ترجمہ کے سلسلہ میں مکرم امام صاحب نے بچوں کو یاد دلایا کہ یہ اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے کہ جب بھی آنحضرت ﷺ کا نام نامی پڑھا، سنا اور لکھا جائے تو آپؐ پر درود بھیجا جائے۔ اس کے بعد دو تقریریں آداب صلوٰۃ اور آداب طعام پر پڑھی گئیں۔ تقریریں اچھی تھیں۔ ساتھ ساتھ مکرم محترم امام صاحب نے ضروری تشریح کی۔

اتوار، ۳/ مئی ۱۹۹۸ء:

آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انگریزی بولنے والے زائرین کا ملاقات کا پروگرام جو ۱۴/ مئی ۱۹۹۴ء کو پہلی بار ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا تھا نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ کیا گیا۔

سوموار، ۴/ مئی ۱۹۹۸ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۲۳ جو ۱۴/ نومبر ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۵/ مئی ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۴۴ جو سورۃ المومن کی آیت نمبر ۵۲ سے شروع ہوئی ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔

آیت نمبر ۵۷ میں خدا تعالیٰ سوسائٹی میں بلاوجہ جھگڑا اور انتشار پھیلانے والوں کو تنبیہ فرماتا ہے کہ ان لوگوں سے خدا کی پناہ مانگتا رہ کیونکہ ان کے سینے بڑائی کے ان خیالات سے پر ہیں جو نہ کبھی پورے ہونگے اور نہ وہ ان بلندیوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔

آیت نمبر ۵۸ کی تشریح حضور انور نے کافی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان فرمائی تاکہ تمام سامعین اس آیت کے دوہرے معانی کو بخوبی سمجھ سکیں اور جب بھی تلاوت کریں تو یہ دونوں معنی ایک ساتھ ان کے ذہن میں ابھریں اور وہ دو معنے یہ ہیں کہ یقیناً آسمانوں اور زمین کی خلق بمقابلہ انسانوں کی خلق کے زیادہ بڑی ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ آسمانوں اور زمین کی خلق کے مقابلہ میں وہ خلق جو انسان کرتا ہے ہیچ اور کمتر ہے۔ آج کا سبق آیت نمبر ٦۹ پر ختم ہوا۔

بدھ، ٦/ مئی ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۴۵ آیت نمبر ۷۰ (سورۃ المومن) سے شروع ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے کل کہا تھا کہ ترجمہ دہرانا ہے وہ بھی ہوگا اور ساتھ قابل تشریح مقامات کی تشریح بھی کرتا جاؤں گا۔

آیت نمبر ۷۲ اور ۷۳ میں جنمیوں کی سزا کا نقشہ کھینچا گیا ہے ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں بھی ہونگے (جن سے) وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔ اور بعد ازاں آگ میں جھونک دئے جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کھولتے ہوئے پانی کے بعد آگ میں ڈالے جانے میں گہرا سبق ہے۔ آگ میں ڈالے جانے سے پہلے ان کے دل حسد کی آگ میں کھولتے رہتے ہیں۔ ان کے یہ حالات اس دنیا میں بھی نظر آتے ہیں۔

آیت نمبر ۷٦ میں ان لوگوں کی بے بسی کا ذکر ہے کہ وہ کہیں گے جن کو ہم پکارا کرتے تھے آج ہم سے گم ہو گئے۔ حقیقت

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

خلافتِ حقّہ اسلامیہ

یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت نبی اکرم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق منہاج نبوت پر قائم ہونے والی خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ فرمایا ہے۔ اور ہم اس خلافت حقہ سے وابستگی کی برکات کو دیکھتے اور اس کے فیوض سے مستفید ہوتے ہیں۔ یہ خلافت ہی کی برکت ہے کہ ساری دنیا کے احمدی جو خلافت سے وابستہ ہیں باوجود رنگوں اور نسلوں کے اختلاف کے سبھی ایک ہی رنگ یعنی رنگ تقویٰ سے آراستہ ہیں اور باوجود مختلف قومیتوں اور مختلف زبانوں کے خدا تعالیٰ کی توحید کے تابع اس طرح مومنانہ اخوت میں پروئے گئے ہیں کہ گویا ایک سیسہ پلائی دیوار ہیں۔ ان کی سوچ کے دھارے ایک ہی طرف بہتے ہیں، ان کے قدم ایک ہی منزل کی طرف بڑھتے ہیں۔ ان سب کا ایک امام ہے جو مؤید من اللہ ہے، جو ہر لحہ ان کی دینی و دنیاوی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے بے چین و بے قرار رہتا ہے اور جس کی دعائیں ان کے لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچ لانے کا موجب بنتی ہیں۔ یہ اسی مومنانہ وحدت اور خلافت حقہ سے وابستگی کی برکت ہی ہے کہ باوجود تھوڑے ہونے کے خدائی وعدوں کے مطابق اس جماعت کو رعب کے ساتھ نصرت بخشی گئی ہے۔ دنیا بھر میں ہر خطہ میں، ہر ملک میں ہزارہا نشانات ایسے موجود ہیں جو اس سلسلۂ خلافت کے برحق اور مؤید من اللہ ہونے پر گواہ ہیں۔ سچے خلفاء کی یہ علامت ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ مقرر فرماتا ہے یعنی ان کے بنانے میں کوئی انسانی ہاتھ نہیں ہوتا۔ نہ وہ خود خواہش کرتے ہیں اور نہ کسی منصوبے کے ذریعہ وہ خلیفہ بنتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ اپنی تائیدات کے ذریعہ دنیا کو دکھاتا ہے کہ یہ میرا بندہ ہے، میں نے اسے اس منصب پر فائز فرمایا ہے اور میں اس کی پشت پر کھڑا ہوں۔ وہ اس کی دعاؤں کو اعجازی طور پر شرف قبولیت بخشتا ہے، اس کے کاموں میں برکت رکھتا ہے، اس کی آواز میں ایک جذب و تاثیر پیدا فرماتا ہے، مومنین اس کی آواز پر لبیک کہتے ہیں، ان کے دلوں کا تزکیہ ہوتا ہے اور وہ خلیفۂ وقت سے علوم قرآن و حکمت سیکھتے ہیں، ان کے قلب و ذہن کو جلا بخشی جاتی ہے۔ دین کو تمکنت صرف غیروں کے مقابل پر ہی عطا نہیں ہوتی بلکہ خلیفۂ وقت کی دعا اور توجہ اور بابرکت تعلیمی اور تربیتی پروگراموں اور دردمندانہ نصائح اور پاکیزہ صحبت کے نتیجہ میں اندرونی طور پر بھی دین کی حقیقت ان کے دلوں میں استحکام پکڑتی ہے اور وہ صدق اور اخلاص اور فدائیت میں ترقی کرتے اور نشوونما پاتے ہیں یہاں تک کہ ان میں اور غیروں میں ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنے کریمانہ اخلاق اور اپنی عبادات اور جذبہ اطاعت اور ہمدردی بنی نوع انسان اور اخلاص و ایثار اور انفاق فی سبیل اللہ جیسے اوصاف حسنہ کی وجہ سے دوسروں سے نمایاں اور منفرد ہو جاتے ہیں۔ ان کے خوف کو خدا تعالیٰ امن میں تبدیل فرماتا ہے۔ اور ان کے اموال و نفوس میں برکت رکھ دیتا ہے۔ یہ اور اس قسم کی بے انتہا برکتیں ہیں جو خلافت سے وابستہ افراد کو عطا ہوتی ہیں جن پر خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ ہر احمدی گواہ ہے۔ آپ ایک نظر احمدیت سے باہر کی مسلمان دنیا پر ڈال کر دیکھئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ کس طرح تشتت و افتراق کا شکار ہیں اور کس سرعت کے ساتھ آگ کے گڑھے کے کنارے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ان کے اپنے علماء و دانشوروں کے بعض ایسے عبرت انگیز اعترافات گاہے بگاہے الفضل کے صفحات میں پیش کئے جاتے ہیں۔ یقیناً احمدیت سے باہر دیگر مسلمانوں کی یہ حالت ہم سب کے لئے نہایت تکلیف دہ ہے۔ آخر وہ بھی ہمارے نبی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور حضور اکرمؐ سے ہماری محبت کا تقاضا ہے کہ ان کا درد محسوس کیا جائے اور انہیں اس آسمانی امام کے ساتھ وابستہ کرنے کی کوشش کی جائے جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں 'عافیت کا حصار' بنا کر بھجوایا اور جس کے ذریعہ سے محمدیؐ فیوض کا چشمہ از سرِ نو جاری کیا گیا۔

۲۷ر مئی کے روز جماعتوں میں یوم خلافت کے طور پر خصوصی جلسے ہوتے ہیں جن میں خلافت کی عظمت، اہمیت، اس کی برکات اور اس سے وابستگی کے شیریں ثمرات کا ذکر ہوتا ہے۔ آیئے خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے ہوئے اور خلافت کی برکات کا عرفان حاصل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اس روحانی چشمہ سے فیض یاب کرنے کی حتی المقدور سعی کریں۔

یاد رکھئے کہ خلافت ایک عظیم انعام خداوندی ہے اور اس نعمت کی ناشکری کرنے والے خدا تعالیٰ کے ہاں فاسق کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ رکھے اور اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔

ہمارے گھر میں اس نے بھر دیا نور ہر اِک ظلمت کو ہم سے کر دیا دُور
ملایا خاک میں سب دُشمنوں کو کیا ہر مرحلہ میں ہم کو منصور
حقیقت کھول دی ان پر ہماری مگر تاریکیٔ دل سے ہیں مجبور
ہماری فتح و نصرت دیکھ کر وہ غم و رنج و مصیبت سے ہوئے چور
ہماری رات بھی ہے نور افشاں ہماری صبح خوش ہے شام مسرور
خدا نے ہم کو وہ جلوہ دکھایا جو موسیٰ کو دکھایا تھا سرِ طور
ملے ہم کو وہ اُستاد و خلیفہ کہ سارے کہہ اٹھے نورٌ علیٰ نور
خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَوْفَی الْاَمَانِی

(انتخاب از کلام محمود)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

تازہ منظوم کلام

دن آج کب ڈھلے گا- کب ہوگا ظہورِ شب
ہم کب کریں گے چاک گریباں- حضورِ شب

آہ و بکا پہ پہرے ہیں- دل میں فغاں ہے بند
اے رات آ بھی جا- کہ رہا ہوں طیورِ شب

ہوش و حواس گم تھے- کسے تابِ دِید تھی
جب جگمگا رہا تھا برقِ تجلّی سے طورِ شب

اِمشب نہ تُو نے چہرہ دکھایا تو کیا عجب
صبح کا منہ نہ دیکھے دلِ ناصبورِ شب

لیلائے شب کی گود میں سویا ہوا تھا چاند
سیماب زیب تن کئے بیٹھی تھی حُورِ شب

مے سی اُتر رہی تھی کواکب سے نور کی
ہر سمت بٹ رہی تھی شرابِ طہورِ شب

ناگاہ تیری یاد نے یوں دل کو بھر دیا
گویا سمٹ گیا اُسی کوزہ میں نورِ شب

اس لمحہ تیرے رشک سے شبنم تھی آب آب
مٹّی میں مِل رہا تھا پگھل کر غرورِ شب

سب جاگ اٹھے تھے پیار کے ارماں تہہِ نجوم
پُھونکا تھا تُو نے گوشِ محبت میں صورِ شب

لمحاتِ وصل جن پہ ازل کا گمان تھا
چٹکی میں اُڑ گئے وہ طیورِ سرورِ شب

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور نے فرمایا کہ نیک کی صحبت اختیار کرو تو بغیر گفتگو کے بھی نیکی آپ کے دل میں سرایت کر جائے گی اور یہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کا فیض ہے جو آج تک جاری ہے۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کے حوالہ سے بتایا کہ نیک عمل والا بننے کے لئے صحبت میں رہ کر علوم صحیحہ سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ایم ٹی اے کے ذریعہ سوالوں کے جوابات اور دیگر پروگراموں میں مخالفین کے تمام سوالوں کے ہر پہلو سے جواب دئے جا چکے ہیں۔ جماعتوں میں اس علم کو شہرہ دینا ضروری ہے۔ کثرت کے ساتھ اس علم کا انتشار کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر قسم کے اعتراضات کے جواب دینے کی مہارت آپ کو حاصل ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ صدق صرف سچ بولنے کا نام نہیں بلکہ صادق کا ہر قول و ہر حرکت و سکون صدق سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ صادق کی صحبت میں رہنے والے کو وہ نور عطا ہوتا ہے جو گناہوں سے نجات بخشتا ہے۔

☆...... "آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے"
☆...... "اگر ہم ان (واقفین نو) کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

نظامِ خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات

(عطاء اللہ کلیم ۔ مبلغ انچارج جرمنی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جب مومنوں کو یہ ارشاد فرمایا کہ اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْن (آل عمران آیت ۱۰۳) کہ اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ تو اس کے حصول کے لئے جو حقیقی ذریعہ ہے اس کو فوراً اگلی آیت میں بیان فرمادیا۔ فرماتا ہے: "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّ لَا تَفَرَّقُوْا" یعنی تم سب کے سب حبل اللہ، اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور پراگندہ مت ہو۔

حبل اللہ سے مراد قرآن کریم بھی ہے اور اسلام بھی ہے تاہم حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"حبل اللہ سے مراد صرف خلافت حقہ اسلامیہ ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: 'اقتدوا باللذين من بعدى ابى بكر وعمر فانهما حبل الله الممدود فمن تمسك بهما فقد تمسك بالعروة الوثقىٰ لاانفصام لها' (ازالة الخفاء صفحہ ۶۴)

یعنی پیروی کرو میرے بعد ابو بکر و عمر کی کیونکہ وہ دونوں خدا تعالیٰ کی وہ لمبی رسّی ہیں کہ جس نے ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے ایک نہایت مضبوط قابل اعتماد چیز کو جو کبھی ٹوٹنے کی نہیں مضبوطی سے پکڑ لیا"۔

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ نے بھی یہی مراد لی ہے۔ فرماتے ہیں:

"تم ادب سیکھو کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حبل اللہ (یعنی نعمت خلافت) کو مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کردیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو"۔

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ر جولائی ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن میں قرآنی آیت 'واعتصموا بحبل الله جميعا' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

"حبل اللہ سے مراد خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہے اور اس کی اطاعت اور بیعت میں داخل ہو کر اس کی غلامی کا دم بھرنا اور یہ کوشش کرتے رہنا کہ اس کی اطاعت سے باہر نہ جایا جائے"۔

"یہی وہ حبل اللہ ہے اور انبیاء کی وفات کے بعد یہ حبل اللہ جاری رہتی ہے اور نبوت کے بعد سب سے اعلیٰ شکل میں خلافت کی صورت میں ملتی ہے"۔

اسی نعمت کو اللہ تعالیٰ نے ذرا تفصیل کے ساتھ سورۃ النور کی آیت ۵۶ میں بیان فرمایا ہے جہاں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْناً. یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئاً. وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ.

"یعنی اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین پر خلیفہ بنادے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اسکے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے"۔

امت محمدیہ میں خلفاء کے تقرر کے اس وعدہ الٰہی کے سلسلہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب شہادت القرآن کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:

"بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ کی عمومیت سے انکار کرکے کہتے ہیں کہ منکم سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافت راشدہ حقہ انہی کے زمانہ تک ختم ہوگئی اور پھر قیامت تک اس خلافت کا نام ونشان نہیں ہوگا۔ گویا ایک خواب وخیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس تک ہی دور تھا اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا کسی نیک دل انسان کی ایسی رائے ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھے کہ بلاشبہ ان کی شریعت کی برکت اور خلافت راشدہ کا زمانہ برابر چودہ سو برس تک رہا لیکن وہ نبی جو افضل الرسل اور خیر الانبیاء کہلاتا ہے اور جس کی شریعت کا دامن قیامت تک ممتد ہے اس کی برکات گویا اس زمانہ تک ہی محدود رہیں اور خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ کچھ بہت مدت تک اس کی برکات کے نمونے اسکے روحانی خلیفوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوں۔ ایسی باتیں سن کر تو ہمارا بدن کانپ جاتا ہے مگر افسوس کہ وہ لوگ بھی مسلمان ہی کہلاتے ہیں جو سراسر چالاکی اور بیباکی کی راہ سے ایسے بے لوبانہ الفاظ منہ پر لے آتے ہیں کہ گویا اسلام کی برکات آگے نہیں بلکہ مدت ہوئی کہ ان کا خاتمہ ہو چکا ہے"۔

پھر اسی کتاب شہادت القرآن ہی کے صفحہ ۵۷ پر آپ فرماتے ہیں:

"ان آیات کو اگر کوئی شخص تأمل اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا تھا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت صفحہ ۷ میں انبیاء اور رسولوں کے ظہور کو خدا تعالیٰ کی ایک قدرت کے ظہور سے تعبیر فرمایا ہے اور خلفاء کے ظہور کو خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے ظہور سے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلادے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔

پھر خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یوں بیان فرماتے ہیں:

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔

(شہادت القرآن صفحہ ۵۷)

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ملتی ہے کہ: ما كان نبوة قط الا تبعتها خلافة، یعنی کبھی کوئی نبوت نہیں ہوئی مگر اس کے بعد خلافت ضرور ہوئی ہے۔ اور آخری زمانے میں خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کی تو آنحضرت ﷺ چودہ سو سال پہلے خبر دے چکے ہیں:

"عن حذيفة، قال قال رسول الله ﷺ تكون النبوة ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ، ثم تكون ملكاً عاضاً فتكون ما شاء الله أن تكون، ثم يرفعها الله تعالىٰ، ثم تكون ملكاً جبرية فيكون ما شاء الله أن يكون، ثم يرفعها الله تعالىٰ، ثم تكون خلافةً على منهاج نبوة، ثم سكت. رواه أحمد والبيهقى، دلائل النبوة.

(مسند احمد بحواله مشكوة باب الانذار والتحذير صفحه ۴۶۱)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ جب تک اللہ چاہے گا نبوت کا زمانہ رہے گا۔ پھر خلافت نبوت کے طریق پر قائم ہوگی اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کا منشاء ہوگا۔ پھر وہ ختم ہو جائے گی اور بادشاہت کا دروازہ کھل جائے گا اور کچھ عرصہ تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کھلا رہے گا پھر اس کے بعد جابر حکومتیں شروع ہو جائیں گی پھر اللہ تعالیٰ ان کو ختم کردے گا اور اس کے بعد دوبارہ نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی، پھر آپؐ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظام دائمی اور تا قیامت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"خلافت سے پہلے لازم ہے نبوت ہو۔ نبوت کے بغیر خلافت کا وجود ممکن ہی نہیں، نہ خلافت دنیا میں قائم کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ نبوت ہی ایک منصب ہے جو براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے قیام میں لایا جا سکتا ہے اور اس پر ایک ایسا شخص فائز فرمایا جاتا ہے جو خدا کی نظر میں سب سے معزز ہو اور وہ صاحب تقویٰ ہے۔ پس جب تک بگڑے ہوئے نظام پر خدا کا نمائندہ پہلے مقرر نہ کیا جائے انتخابی اداروں میں یا انتخابی نظام میں تقویٰ داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے دنیا میں کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ سارا عالم اسلام مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھادے وہ نہیں بنا سکتا کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحب تقویٰ سمجھتا ہے اور اسکے بعد پھر وہ متقیوں کا ایک گروہ اپنے گرد جمع کرتا ہے۔ وہ دہی کے قطرے کی طرح دودھ میں جاگ بن جاتا ہے اور جو بھی لوگ اس کے اردگرد اکٹھے ہوتے ہیں وہ نبی کے تقویٰ سے تقویٰ پاکر متقی ہونا شروع ہو جاتے ہیں پھر ان کا انتخاب خدا کا انتخاب کہلاتا ہے۔ اگر وہ متقی نہ ہوں تو ان کا انتخاب خدا کا انتخاب کہلا نہیں سکتا۔ پس جماعت احمدیہ جب کہتی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو ان معنوں میں خدا بناتا ہے۔ پس خلافت کے ساتھ جماعت کے تقویٰ کا بہت گہرا تعلق ہے۔ اگر جماعت متقی ہوگی تو اس کا انتخاب خدا کا انتخاب ہوگا اسکی نظر ہمیشہ تقویٰ پر پڑے گی۔ اور اس کی عزتوں کا معیار تقویٰ رہے گا"۔ (خطبہ جمعہ ۹۳-۴-۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کی ضرورت اور برکت کو ایک اور موقعہ پر ان الفاظ میں بیان فرمایا: "جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے"۔ (الحکم ۱۴ر اپریل ۱۹۰۸ء)

یہ وہی بات ہے جو آیت استخلاف میں ذکر کی گئی ہے کہ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْناً۔ یعنی جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔

حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں اپنے درس القرآن میں نظام خلافت کے اہم مسئلہ کے متعلق فرمایا:

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا.........

پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت

کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی"۔ (درس القرآن مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی اتھارٹی کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۲۵ء میں فرمایا:

"اسلامی اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا ہے اور جس کی آواز آخری آواز ہے وہ خلیفہ کی آواز ہے کسی انجمن یا شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے۔ خلیفہ کا انتخاب ظاہر لحاظ سے بیشک تمارے ہاتھوں میں ہے۔ تم اس کے متعلق دیکھ سکتے ہو اور غور کر سکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا کے اختیار میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے ان قواعد اور اصولوں کو نہ بھولو گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہیں تم میں خدا خلیفہ مقرر کرتا رہے گا اور اسے وہ عصمت حاصل رہے گی جو اس کام کے لئے ضروری ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ ۷؍ اپریل ۱۹۲۵ء صفحہ ۲۴)

اسی حقیقت کو حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ نے قرآنی آیت "فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ" (سورۃ القمر آیت ۲۵) یعنی "پس انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے میں سے ہی ایک آدمی کی اتباع کریں؟ اگر ہم ایسا کریں گے تو بڑی گمراہی اور جلنے والے عذاب میں پڑ جائیں گے"، کی تفسیر میں اپنے درس القرآن میں یوں بیان فرمایا ہے:

"امام ایک ہی ہونا چاہئے تاکہ وحدت قائم رہے۔ اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ ہیں جو "ایک" کی اطاعت کو گمراہی اور مصیبت کا موجب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے یہ آیت غور طلب ہے۔ خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اسے اپنی جناب سے مؤید و منصور کرتا ہے خدا اسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا جس سے قوم تباہ ہو۔ شوریٰ اس لئے نہیں ہوتی کہ وہ ضرور اسکی اتباع کرے۔ بلکہ وزراء کی رائیں اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں کہ ان میں اپنی رائے کا حسن و قبح دیکھ لے"۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"چنانچہ لوگ کہا کرتے ہیں اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَیْهِ بِقَلْبِهٖ وَ لِسَانِهٖ۔ یعنی انسان کی تمام طاقت اس کی دو چھوٹی سی چیزوں پر موقوف ہے، ایک دل پر اور ایک اس کی زبان پر۔ اور یہی سچے خلفاء کی علامت ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ نہ تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے تو جانے دیں۔ اسوقت ان سے جنگ کرنا مسلمانوں کے لئے کمزوری کا باعث ہوگا۔ مگر جب اپنی خلافت کا زمانہ آیا تو کتنے بڑے بڑے کام کئے۔ دراصل ہمت و استقلال اور استقامت ایک بہت بڑا نشان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سچے خلفاء کو عطا کیا جاتا ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۵۵۷)

نیز فرمایا:

"ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے۔ چنانچہ اس جگہ طالوت کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کا ثبوت یہی پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہوگا اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ ان دلوں کو اٹھائے ہوئے ہونگے۔ گویا طالوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیر عظیم واقع ہو جائے گا۔ تمہاری ہمتیں بلند ہو جائیں گی۔ تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا۔ ملائکہ تمہاری تائید میں کھڑے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا ہے اور انسان کو انوار الہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۵۶۱)

اے ممبران جماعت احمدیہ تمہاری یہ خوش بختی ہے کہ تم کو نعمت خلافت سے نوازا گیا ہے ورنہ اس نعمت سے محروم لوگوں کا واویلا دیکھو کہ وہ کیا رو نا رو رہے ہیں۔

فروری ۱۹۷۴ء میں لاہور میں مسلم سربراہان کی کانفرنس کے موقعہ پر مولانا عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر صدق جدید نے "خلافت بغیر اندھیرا" کا عنوان دیکر لکھا:

"اتنے تفرق و تشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رخ کس طرف ہے؟ مصر کدھر اور حجاز اور یمن کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی؟ ایک اسرائیل کے مقابل پر سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ کر قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا وہ دماغوں سے نہیں نکلتے"۔ (صدق جدید ۱.۳.۷۴)

پھر اسی طرح پاکستان کا ایک ریٹائرڈ جج اے آر چنگیزی بعنوان "ایک ریٹائرڈ جج ملزم کے کٹہرے میں" لکھتا ہے:

"تم نے پاکستان کے قیام کی جدوجہد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ پاکستان میں تم اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارو گے اور خلافت قائم کرو گے مگر پاکستان کے بنتے ہی تم نے اس عہد کو فراموش کر دیا اور آج تک نظام خلافت قائم نہیں کیا"۔

(نوائے وقت ۳۱.۱۰.۷۷)

لیکن ان بد نصیبوں کو کون بتائے کہ خلفاء کا تقرر خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور ان لوگوں کے لئے رکھا ہے جو اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے مصداق ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے ایک غلام اور عاشق صادق اور آپ کی پیروی اور غلامی سے امتی نبوت کا درجہ پانے والے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے اپنے آپ کو منسوب کیا اور خدا تعالیٰ نے ان کو نعمت خلافت سے نوازا ہے۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم الحاج حسن عطاء صاحب مرحوم

(قریشی داؤد احمد ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل گھانا)

مکرم الحاج حسن عطاء صاحب مورخہ ۱۵؍ مارچ ۱۹۹۸ء بروز اتوار صبح دو بجے بقضائے الٰہی ۹۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الحاج حسن عطاء صاحب مرحوم جماعت احمدیہ گھانا کے اوّلین بزرگان میں سے تھے جنہوں نے جماعت کے لئے گرانقدر قربانیاں دیں اور ایک لحاظ سے خدمت دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

آپ کے حالات زندگی کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون الفضل انٹرنیشنل میں قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔

مکرم الحاج حسن عطاء صاحب کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ۱۹۴۹ء سے لے کر ۱۹۸۶ء تک قادیان، ربوہ اور پھر لندن میں منعقدہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں میں بلاناغہ شریک ہوتے رہے۔ ۱۹۴۹ء میں آپ پہلے افریقی تھے جو جماعتی نمائندے کے طور پر زیارت ربوہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد سے جب تک آپ کی صحت نے اجازت دی بلاناغہ اپنے خرچ پر جلسہ ہائے سالانہ میں شریک ہوتے رہے۔ ۱۹۴۹ء میں جب آپ جماعتی نمائندہ کے طور پر ربوہ تشریف لے گئے تو خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس تقریب میں تشریف لائے اور انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے افریقہ کی آزادی (The Rise of Africa) کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی۔ الحمدللہ یہ پیشگوئی بعد میں بڑی شان سے افریقی ممالک کی آزادی کے رنگ میں پوری ہوئی۔

مکرم الحاج حسن عطاء صاحب مرحوم کی خلافت سے محبت اس بات سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ وہ تمام واقفین زندگی سے بہت پیار کرتے تھے اور ہر ممکن ان کا خیال رکھتے تھے۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک اشانٹی ریجن کے ریجنل پریذیڈنٹ رہے اور اس دور میں آپ کو جماعت کی ترقی اور تربیت کے لئے بھرپور جدوجہد کی توفیق ملی۔

آپ چونکہ پیشہ کے اعتبار سے انجینئر تھے اس لئے خاص طور پر اشانٹی ریجن میں جماعت کے سکولوں، ہسپتالوں، مساجد اور مشن ہاؤسز کے لئے جگہ کے حصول میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ نیز یہ خدمت جگہ کے حصول تک ہی محدود نہیں بلکہ ان جگہوں کے نقشہ جات کی تیاری، تعمیر کی نگرانی کے علاوہ آپ نے مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ آپ کی اس جدوجہد کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے کماسی کے علاقہ میں جماعت احمدیہ کا اثر و رسوخ قائم ہو گیا۔

یہ الحاج حسن عطاء صاحب مرحوم کے اثر و رسوخ کا ہی نتیجہ تھا کہ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی دونوں اطراف سے گزرنے والی سڑکوں میں سے ایک کو الحاج حکیم فضل الرحمان صاحب کی نسبت سے حکیم روڈ اور دوسری سڑک کو احمدیہ روڈ کے ناموں سے منسوب کیا گیا۔

آپ چونکہ کماسی سٹی کونسل کے چیف انجینئر تھے اور بڑے دبدبے والے انسان تھے اور آپ کے حکم سے ہر قسم کے ناجائز تجاوزات کسی کی پرواہ کئے بغیر گرا دئے جاتے تھے اس لئے آپ "عطاء کمانڈر" کے نام سے مشہور تھے۔ اسی نسبت سے آپ کے گھر کے سامنے سے گزرنے والی سڑک کو "عطاء کمانڈر روڈ" کا نام دیا گیا۔

آپ کو چیف انجینئر کا عہدہ اس وقت دیا گیا جس دور میں یہ عہدہ صرف انگریزوں کے لئے مخصوص تھا۔ آپ نے جنگ عظیم دوم میں نمایاں خدمات سرانجام دیں جن کے اعتراف کے طور پر انہیں حکومت کی طرف سے MBE (ممبر آف برٹش ایمپائر) کا خطاب دیا گیا۔

الحاج حسن عطاء صاحب کو کھیلوں سے بھی خاصی دلچسپی تھی۔ چنانچہ ایک دور میں آپ گھانا فٹ بال ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔ نیز گھانا لیجن اشانٹی کے چیئرمین بھی رہے۔ آپ بوائے سکاؤٹ اور ریڈ کراس اشانٹی ریجن کے چیئرمین بھی رہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے الحاج حسن عطاء صاحب کو ایک کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگرچہ وفات کے وقت آپکی عمر ۹۶ سال تھی تاہم آپ کی نظر بالکل ٹھیک تھی اور دانت اسی طرح مضبوط تھے۔ اور یادداشت کا یہ حال تھا کہ ابتدائی زمانہ کے اکثر واقعات ابھی تک یاد تھے۔

ابتدائی دور میں جب احمدیہ سیکنڈری سکول قائم کیا گیا تو پاکستان سے تشریف لانے والے اساتذہ مکرم ڈاکٹر سفیر الدین صاحب اور پروفیسر سعود احمد خان صاحب کا ہر لحاظ سے خیال رکھا اور سکول کی تعمیر و ترقی کے لئے بہت کام کیا۔ قارئین الفضل انٹرنیشنل کی خدمت میں الحاج حسن عطاء صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

سفر وسیلہ ظفرہے

MALIK REISEBURO

دنیا میں کہیں بھی سفر کرنا ہو، ہم آپ کی راہنمائی اور خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ لندن اور پاکستان کے لئے ہوائی جہاز کے ٹکٹ خصوصی رعایت پر خرید فرمائیں

آپ کی خدمت کے متمنی

ABDUL WAHEED

WALDSTR 10 A

63065 OFFENBACH

(Germany)

Tel: 069-82366584

Fax: 069-82366585

Mobile: 0177-3232072

خطبہ جمعہ

بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳/ اپریل ۱۹۹۸ء بمطابق ۳/ شہادت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

وَاِذَا مَسَّ الاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيبًا اِلَيهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْآ اِلَيهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَاداً لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِه . قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلاً اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ. اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِداً وَّ قَآئِماً يَّحْذَرُ الاٰخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِيْنَ لاَ يَعْلَمُونَ . اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُوْلُوا الاَلْبَابِ.–(سورة الزّمر آيات ۹، ۱۰)

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے وَاِذَا مَسَّ الاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ انسان کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے مُنِيبًا اِلَيهِ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتے ہوئے ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْآ اِلَيهِ وہ بھول جاتا ہے کہ اپنے رب کو کس مصیبت کو دور کرنے کے لئے اس نے پکارا تھا، مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَاد اور اللہ کے شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِه تاکہ اس کے رستے سے لوگوں کو ہٹادے جس نے اس کا دکھ دور کیا تھا۔ یعنی یہاں بے حیائی کی ایک انتہائی قسم بیان ہوئی ہے۔ جب مصیبت پڑتی ہے تو اس مصیبت کے وقت وہ صرف خدا ہی کو پکارتا ہے اور خالصۃً اس کو کہتے ہوئے کہ میں تیرے حضور جھک گیا ہوں اب مجھے بچالے۔ جب وہ مصیبت دور فرمادیتا ہے تو پھر اس کے خلاف اس کے علاوہ شریک بنا لیتا ہے اس نیت کے ساتھ تاکہ لوگوں کو اس کے رستے سے گمراہ کردے۔ پس جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ بے حیائی کی سب سے خطرناک قسم ہے۔ ضرورت پوری کی اور پھر اس کے خلاف ہو گئے اور باقیوں کو بھی خلاف کرنا شروع کردیا یا خلاف کرنے کی کوشش شروع کردی۔

قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب فرمایا گیا، کہہ دے کہ کچھ دیر اپنی دنیا کے فوائد کے مزے اڑالو، تھوڑے سے فوائد کے مزے اڑالو۔ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ اس بات سے کوئی بھی مفر نہیں کہ تم لازماً جہنم کا ایندھن بننے والے ہو بلکہ ہو کیونکہ جو تمہاری کیفیت ہے وہ ایک آگ کا پتہ دے رہی ہے جو تمہارے دل میں بھڑک رہی ہے۔ کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ سے ایسی بے حیائی کا سلوک نہیں کرسکتا جب تک اس کے دل میں کوئی خدا کے خلاف یا خدا والوں کے خلاف کینہ کی آگ نہ بھڑک رہی ہو۔ پس وہ آگ بتا رہی ہے کہ وہ ہے ہی جہنمی۔ اس کی ساری حرکتیں، ساری کوششیں اللہ سے بندوں کو دور کرنے کی یہ اس کے جہنم کی نشان دہی کر رہی ہیں۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِداً وَّ قَآئِماً کیا ایسا شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ جو فرمانبرداری کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں سَاجِداً وَّ قَآئِماً وہ وقت گزارتا ہے رات کی گھڑیاں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کی صورت میں۔ يَحْذَرُ الاٰخِرَةَ وہ آخرت سے ڈرتا ہے وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهٖ اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگائے بیٹھا ہے۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِيْنَ لاَ يَعْلَمُونَ پوچھ ان سے کہ کیا یہ صاحب علم لوگ اور بے علم لوگ جو خدا کی ناشکری میں ایسے بے حیا ہو جاتے ہیں کہ بنی نوع انسان کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں۔ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُوْلُوا الاَلْبَاب باتیں خوب کھول دی گئی ہیں، اب صرف اہل عقل چاہئیں جو اس سے فائدہ اٹھائیں ان کے سوا کوئی ان باتوں سے نصیحت حاصل نہیں کرسکتا۔

پھر ایک دوسری آیت میں "سورۃ صٓ" میں اسی مضمون کو آگے بڑھایا گیا ہے یا دوسرے پہلو سے بیان فرمایا گیا ہے۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلاً، ہم نے ہر گز آسمان اور زمین کو اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے بے مقصد اور باطل پیدا نہیں کیا۔ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ، وہ لوگ جو خدا کے منکر ہیں یہ ان کو وہم ہے، گمان ہے ان کا کہ یہ باطل پیدا کیا گیا ہے۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ۔ پس ہلاکت ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا آگ کے عذاب کی ہلاکت۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اگر باطل نہیں پیدا کیا تو لازماً یہ آگ میں پڑنے والے ہیں اس کے سوا ان کا کوئی مقصد ہی نہیں کیونکہ جو خدا پہ الزام لگاتے ہیں کہ باطل پیدا کیا ہے تو باطل کو تو اگر کوئی بنانے والا ہے تو آگ میں جھونکے گا، باطل سے تو کوئی مقصد نہیں حاصل کیا جاسکتا۔ تو اپنے دعوے ہی سے جہنمی ثابت ہو جاتے ہیں۔ خالق کا انکار، اس پر یہ الزام کہ سب کچھ باطل، بیہودہ یونہی بنادیا یا یہ خیال کہ خدا نے پیدا ہی نہیں کیا تب بھی باطل ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ اپنے لئے آگ کو واجب کرلیتے ہیں۔

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الاَرْضِ کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان سے زمین میں فساد کرنے والوں جیسا سلوک کریں گے۔ یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ اللہ اپنے ان بندوں سے جو زمین میں امن پھیلانا چاہتے ہوں، بنی نوع انسان کے دل باندھنا چاہتے ہوں، خدا اور بندے کے درمیان ایک مؤدت کا رشتہ پیدا کرنا چاہتے ہوں، ان سے وہی سلوک کرے جو فسادیوں سے کیا جائے گا۔ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ، اتنی بڑی بات ہے جو ناممکن ہے، ہو ہی نہیں سکتی کہ اللہ تعالیٰ فجار، فاسق و فاجر، بدی پھیلانے والے، جھوٹ بولنے والے، ساری دنیا میں دہریت کا پرچار کرنے والے ان لوگوں سے وہی سلوک کرے جو اپنے متقی بندوں سے کر رہا ہو یا متقیوں سے وہ سلوک کرے جو ان فجار سے کر رہا ہو۔ اس لئے لازماً انہوں نے برباد ہونا ہے اس میں ایک ادنیٰ ذرہ بھی شک نہیں۔ ساری کائنات گواہ ہے کہ ان کے رستے بربادیوں کے رستے ہیں یہ اس سے ٹل ہی نہیں سکتے۔ جتنا مرضی چاہیں جماعت کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں لیکن اس آخری حقیقت سے وہ منہ نہیں موڑ سکتے کہ دنیا میں بھی جہنمی رہیں گے اور آخرت میں بھی ایک بڑی جہنم ان کا انتظار کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تمام امور کی طرف توجہ فرماتے ہوئے ایسی پاک نصیحت فرماتے ہیں، ایسے سادہ دل میں اتر جانے والے لفظوں میں نصیحت فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر نصیحت کی ہی نہیں جاسکتی، سوچی بھی نہیں جاسکتی۔ آپ کا ہر لفظ زندہ ہے سچائی سے بھرا ہوا ہے لیکن بدبخت جو ارادہ کئے بیٹھے ہیں کہ ہم نے سچائی کا انکار کرنا ہی ہے اور اسے نامراد کرکے دکھانا ہے ان کے کانوں پر ان باتوں کا کوئی بھی اثر نہیں پڑے گا۔ ایسے لوگ ہو سکتا ہے اس وقت یہاں یا باہر بیٹھے سن رہے ہوں ان کو میں بتا رہا ہوں کہ جو مرضی کرلو، تم لازماً نامراد ہو گے۔ تم کسی قیمت پہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے"۔ جو ہر وقت دلوں کو دیکھ رہا ہو "کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں"۔ ہو ہی نہیں سکتا، اللہ کے سامنے مکاریاں کرو ادھر ادھر دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کرو اور سمجھو کہ خدا والوں کو بھی دھوکہ دے دو گے۔ یہ محض تمہارے دل کا دھوکہ ہے جو تمہیں برباد کرنے والا ہے۔ دل کا مرض ہے جو

بڑھتا جائے گا اور آگ سے اور آگ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اللہ اپنے بندوں کو کبھی خالی نہیں چھوڑتا۔ فرمایا "کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں ہے"۔

اکثر خدا کے منکر اسی طرح خدا کے منکر بنتے ہیں کہ پہلے ان بدبختوں کے اندر فاسدانہ خیالات پیدا ہوتے ہیں اور وہ فاسدانہ خیال چونکہ ایک دوسرے رخ پر جاری ہوتے ہیں، اللہ کی طرف نہیں ہوتے۔ خدا کی طرف فسادیوں کی پیٹھ ہوتی ہے اس لئے لازماً انہوں نے اس طرف پہنچنا ہے جہاں کا رخ اختیار کئے ہوئے ہیں اور وہ دہریت ہے ان لوگوں نے لازماً دہریہ بننا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں "فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں ہے تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی"۔ یہ ہم نے ہمیشہ سے ہوتا ہوا دیکھا ہے اب بھی دیکھیں گے سب، ساری دنیا دیکھے گی، ساری جماعت دیکھے گی کہ ان بدبختوں کا اس کے سوا اور کوئی انجام نہیں ہے۔

"تب وہ جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ **عزیزو اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے**"۔ یعنی اپنی طرف سے بڑی بڑی دلیلیں دینا اور سمجھنا کہ بہت ہم عالم و فاضل اور عاقل بنے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ تو ایک شیطان ہے "**اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ** اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو"۔ یہ ہے سچائی کا راز، جس کا دل غریب اور مسکین نہیں ہے وہ کبھی بھی سچائی کو نہیں پا سکتا۔ دل کی غربت اور مسکینی ہی ہے جس پہ اللہ کے فضل کی نظر پڑتی ہے اور اس مسکین دل انسان کو ہر ہلاکت سے بچا لیتا ہے کیونکہ مسکینی میں یہ پیغام ہے کہ اے میرے رب میں کچھ بھی نہیں ہوں، میرے اندر کوئی ذاتی کمال نہیں، کوئی ذاتی صفات نہیں جو کچھ عطا فرمایا ہے تُو نے عطا فرمایا ہے پس تو مجھ پر رحم فرما اور میری حفاظت فرما اور مجھے شیطان لعین سے نجات بخش۔ یہ دعا اللہ کے حضور مقبول ہوتی ہے۔

"**ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چراں کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ**"۔ اب مسکین اور غریب نے کیا مین میخ نکالنی ہے بے چارے نے، دنیا میں یہی نظر آتا ہے جب کوئی حکم جاری کیا جاتا ہے تو مسکین غریب بے چارے چل پڑتے ہیں اس کی پیروی کیلئے اور فاسق و فاجر اور اِباء والے کہتے ہیں تم ہمیں کس طرف بلا رہے ہو ہم ہرگز ادھر نہیں جائیں گے۔ چنانچہ مسکین اور غریب دل کی یہ تعریف ہے جیسے ہمارے سادہ، پنجاب میں دیہاتی لوگ ہوا کرتے ہیں بوڑھے، سادہ دل، پاک بدن، پاک صاف، جب بھی کوئی حکم ہوتا ہے وہ آگے چل پڑتے ہیں کبھی بھی ان کے دل میں خیال نہیں آیا کہ کیوں ہوا ہے، کیسے ہوا ہے، کیا ہوا ہے۔

فرمایا، "مسکین ہو اور بغیر چون و چراں کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے"۔ بچہ والدہ کی باتوں کو کیوں مانتا ہے کبھی غور کر کے دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کلام کا فلسفہ سمجھ آجائے گا۔ فرمایا ہم یونہی چون و چراں کے بغیر تعمیل کا حکم نہیں دے رہے جیسے بچہ اپنی ماں کو جانتا ہے کہ اسے وہ کبھی غلط حکم نہیں دے سکتی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام، مسیح موعود علیہ السلام کو جانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اتنا ہمدرد، اتنا بنی نوع انسان کی خیر چاہنے والا ہو کیسے ہو سکتا ہے کہ غلط حکم دے دے۔ پس ساتھ ہی مثال دے دی جو دلیل بن گئی۔ اب وہ لوگ جو حضرت مسیح موعودؑ کے کلام کو سرسری نظر سے دیکھتے ہیں یا ہیں ہی بدبخت جن کے کانوں سے آگے بات نہیں اترتی ان کو اس بات کی سمجھ نہیں آسکتی۔ کہتے ہیں ہم کیوں حکم مانیں، یہ تحکم ہے، یہ زیادتی ہے، جاہل لوگ ہیں، بے وقوف ہیں وہ لوگ جو حکم مانتے ہیں۔ ان بدبختوں کو یہ نہیں پتہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دلیل دے رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے"۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شخصیت کو سمجھیں۔ آپ کی شخصیت فساد برپا کرنے والی شخصیت ہی نہیں ہے۔ ساری زندگی بنی نوع انسان کے غم میں اور ہدایت اور پاکیزگی کے غم میں آپ نے گویا ہلاک کی ہے۔ ایسی گریہ و زاری کی ہے خدا کے حضور، ایسا روئے ہیں جیسے اپنے نفس کو ہلاک کر رہے ہوں۔ ایسے شخص پر یہ بدگمانی کہ کوئی حکم دے گا اور اپنی انا کی خاطر دے گا ہماری بھلائی کی خاطر نہیں دے گا یہ گمان کرنے والا اول درجے کا جاہل ہے۔ وہ ماننے والوں پر ہنستا ہے اور ماننے والوں کو خدا بتا رہا ہے کہ ان پر ہنسو یا ان پر روؤ کیونکہ ان کو کوئی عقل نہیں ہے کہ کس پر کیا الزام لگا رہے ہیں۔

"**قرآن کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ**"۔ قرآن کی تعلیموں کی طرف مزید اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تو قرآن کی تعلیمیں دیتا ہوں کونسی میں نے قرآن سے الگ بات کہی ہے۔ اگر مجھے نہیں مانتے اگر قرآن کو مانتے ہو تو دیکھ لو کہ قرآن کی تعلیمات تو تمام تر، سارے احکام تمہاری بھلائی کے لئے ہیں اور یہاں وہ لوگ جو دہریہ ہیں جو قرآن کو نہیں مانتے ان کے لئے بھی ایک دلیل ہے۔ قرآن کی تعلیمات میں سے ایک تعلیم بھی نہیں نکال سکتے جو بنی نوع انسان کے فائدے میں نہ ہو۔ اگر قرآن کی تعلیمات پر عمل ہو جائے تو یہ دنیا جنت بن جاتی ہے، ایک ادنیٰ سا فساد بھی اس میں باقی نہیں رہتا۔

پھر فرمایا "حقیقی نور کیا ہے۔ وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے" ایک طرف آگ ہے جو بھڑکاتی چلی جاتی ہے، بھڑکتی چلی جاتی ہے اور ساتھ آگ والوں کو بھی خاکستر کرتی چلی جاتی ہے۔ دوسری طرف نار کے مقابل پر نور ہے۔ تو جہاں آپ نے آگ بیان فرمایا وہاں نور کا بیان بھی آپ ہی کے الفاظ میں سن لیجئے۔ "حقیقی نور کیا ہے؟ وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے"۔ دلوں کو سکینت اور اطمینان تو بعض دفعہ جھوٹے توہمات کے نتیجے میں بھی وقتی طور پر ہو سکتا ہے اگرچہ بہت زیادہ اندر رونے پر غور کرنے والوں کو پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ سکینت محض جعلی ہے، اس میں کوئی بھی سکینت والی بات نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو فرما رہے ہیں 'آسمان سے اترتا اور سکینت اور اطمینان بخشتا ہے' وہ کس طرح ہوتا ہے 'نشانوں کے رنگ میں اترتا ہے'۔ اب نشان وہ ہیں جو اپنی سچائی کی خود علامت ہوتے ہیں، اب سورج سے نور اترتا ہے تو وہ تمام صفات نور میں جو زندگی بخش ہیں وہ ساری کی ساری کلیۃً سورج میں پائی جاتی ہیں۔ اگر ذرا کسی میں عقل ہو تو وہ اس حیواناتی دور پر نظر ڈال کر دیکھے کہ جب سے زندگی کا آغاز ہوا ہے زندگی کی تمام تر ضرورتیں سورج کے نور سے لی گئی ہیں۔ اس نور کو نکال لو تو مکمل اندھیرا چھا جائے گا زندگی کا پہلا قدم ہی نہیں اٹھ سکتا۔ پس یہ نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترنا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اس کی ظاہری مثال سورج کا نور ہے۔ اب جاہل جس کو علم ہی کچھ نہیں اس کو سمجھ ہی نہیں آسکتی کہ یہ ایک قانون قدرت کے مطابق ہو رہا ہے۔ اتفاقاً نہیں ہو رہا۔ مگر جو نشان خدا کے پیارے بندوں پر ظاہر ہوتے ہیں وہ تو تازہ بہ تازہ، نو بہ نو دکھائی دیتے ہیں۔

اب اہل علم ہونا اور ماضی میں ڈوب کر Biotic Units کا روشنی سے زندگی پانا یہ ایک بہت گہرا مضمون ہے جو ہر کس و ناکس نہیں سمجھ سکتا۔ مگر یہ مضمون تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ آسمان سے جن لوگوں پر نور اترتا ہے وہ اپنے ساتھ نشان رکھتا ہے۔ اور وہ نشان ایسے نہیں ہیں جو صرف دل میں محسوس ہوں۔ وہ دیکھنے والا بھی دیکھتا ہے اور دیکھ سکتا ہے اور خدا کے بندوں کی باتوں کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا کیونکہ وہ باتیں ضرور پوری ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

اس حقیقت کو کوئی بدل کے دکھائے تو پھر اس کی باتوں پر غور ہو سکتا ہے کہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ یہ وہ تازہ بہ تازہ، نو بہ نو، نور ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جس بندے پر نازل ہوتا ہے اس کو یقین سے بھر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک آنے والے نے سوال شروع کئے جو اپنے آپ کو بڑا فلسفی سمجھتا تھا۔ اس نے کہا آپ نے سلوک کی جتنی منازل طے کی ہیں آخر ایک مقام پہ سمجھتے ہیں کہ میں پہنچ گیا ہوں تو ذرا بتائیں تو سہی کہ ان ساری منازل کے دوران آپ نے کیا کیا دیکھا، کیا کیا رنگ پائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسکرا کر فرمایا کہ اگر کلکتہ سے کوئی مسافر گاڑی پر بیٹھ کر پشاور پہنچے اور پشاور اتر جائے اس سے اگر کوئی پوچھے کہ سارے رستے میں آپ نے ہر لحہ بدلتے ہوئے مناظر کیا کیا دیکھے تو بتا سکے گا آپ کو؟ وہ مناظر اس وقت محسوس ہو رہے ہوتے ہیں لیکن بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تو فرمایا تم کیسی بظاہر عالمانہ باتیں کر رہے ہو اس بات میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے میں پہنچ گیا ہوں۔ تو اس پر اس نے اپنی طرف سے پکڑا کہ پہنچ گئے ہیں تو بتائیں کیا دیکھا۔ آپ نے فرمایا میرا دل اس قدر یقین سے بھر گیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

یقین کو کمزور نہیں کر سکتی۔ اس کو آزما کے دیکھ لو۔ جب میں خدا کی طرف سے بات کہتا ہوں تو نا ممکن ہے کہ وہ ٹل جائے۔ پس خدا کی طرف بلانے میں میرا دل کامل یقین سے بھر گیا ہے۔ یہ وہ بات ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا۔

"اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے"

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو دنیا کا کوئی انسان ٹال نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہش مند کو ضرورت ہے"۔ ہر شخص جو نجات چاہتا ہے اس کو اس نور کی ضرورت ہے۔ اب اس میں قرآن کریم کے تمام احکامات کی طرف اشارہ ہو گیا ہے۔ جس حکم کو آپ توڑیں گے کسی نہ کسی دکھ کو دعوت دیں گے۔ جس حکم کے دائرے سے نکلیں گے ایک شجرہ خبیثہ کی طرف بڑھیں گے جس کا پھل کڑوا اور گمراہ کرنے والا ہے۔ پس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، "اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں"۔

بہت گہری اور عارفانہ اور دائمی حقیقت بیان فرما دی، **"جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں"**۔ شبہ کے نتیجے میں عذاب پیدا ہوتے ہیں یعنی خدا کی ہستی کے متعلق شبہ کرنے کے نتیجے میں۔ **"جو شخص اس دنیا میں خدا کو دیکھنے میں بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا**۔ خدا کا قول ہے "مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ أَعْمٰى"۔ پس یہاں جو خدا کو نہیں دیکھ سکے اُن کی عمریں گل گئیں، ضائع ہو گئیں، بڈھے ہو گئے لیکن خدا دکھائی نہ دیا ان کے لئے یہ ایک انذار ہے کہ جیسے تم یہاں اندھے تھے ویسے ہی وہاں اندھے اٹھائے جاؤ گے اور کوئی بھی حقیقت، جو خدا شناسی کی حقیقت ہے نہ تم نے یہاں پائی نہ وہاں پا سکو گے۔

پھر فرمایا، "اور خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشان سے منور کروں گا یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا"۔ یہ ہے اصل خدا کو پانے کی نشانی، اگر سچی جستجو ہو گی تو اللہ تعالیٰ ضرور مل جاتا ہے مگر ملتا اس طرح ہے کہ وہ دلوں کو منور کرتا ہے اس کا نور اترتا ہے وہی آسمانی نور جس کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ دلوں پر اترتا ہے اور وہ ڈھونڈنے والوں کے دلوں کو منور کر دیتا ہے۔ جب وہ نور اترتا ہے تو اس نور کو دیکھتے ہیں یعنی خدا کو دیکھتے ہیں کیونکہ ہر چیز اپنی صفات سے دکھائی دیا کرتی ہے۔ اگر صفات نکال دیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا، وجود مٹ جاتا ہے۔ پس اس حقیقت پر غور کریں کہ پھول بھی دکھائی اس لئے دیتا ہے کہ اس کے اندر صفت ہے کہ وہ روشنی کو منعکس کرے۔ جس رنگ میں منعکس کرنے کی صفت ہے وہ رنگ دکھائی دیتا ہے اس کے اندر ایک صفت ہے کہ اپنی بو کو باہر نکالے۔ اس کے اندر Curves ہیں خاص قسم کے، اس کی پتی کے کھلنے کے انداز ہیں۔ یہ ساری صفات ہیں ان صفات کو نکال دیں تو پھول کہاں رہے گا، کچھ بھی نہیں رہے گا۔

پس اس طرح خدا کو نہ دیکھنے والے دل کے اندھے ہیں۔ یعنی صفات الٰہی کا جن کو نور میسر نہ ہو ان کو اللہ نظر آ ہی نہیں سکتا۔ پس اللہ اگر رفتہ رفتہ بھی اپنا نور اتارے تو دیکھنے والا رفتہ رفتہ اس کو دیکھتا چلا جاتا ہے۔ کبھی ایک پہلو سے، کبھی دوسرے پہلو سے۔ فرمایا خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عظیم سے عظیم تر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ خدا کے بندے اور وہ جو شیطان کے بندے ہیں، جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے، ان کے اندر کوئی مشابہت نہیں۔ ان سے ایک جیسا سلوک نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ کو دیکھنے والے پھر دنیا کو بھی دکھائی دیں گے اور اپنی عظمت سے پہچانے جائیں گے۔ ان کے کردار میں، ان کی گفتگو میں، ان کی چال میں، ان کے پیغامات میں، ان کے بنی نوع انسان سے سلوک میں ایک عظمت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس عظمت سے پہچانے جاتے ہیں کیونکہ خدا کی عظمت ان کے اندر جلوہ گر ہوتی ہے۔ جہاں بھی ان کے اندر کمزوری دکھائی دے گی اور ہزارہا ایسے سالکین ہیں جن کے سفر ابھی بہت سے باقی ہیں میں خود بھی اپنے آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں بے انتہا قدم آگے بڑھنے والے باقی ہیں اور جب بھی کوئی کمزوری صادر ہوتی ہے تو میں پہچان لیتا ہوں کہ اس جگہ کوئی نور کی کمی واقع ہوئی ہے یا میں نے کوئی پردہ حائل کر دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ وہ پردہ اٹھا دیتا ہے اور میں دیکھنے لگ جاتا ہوں اور ایک اور نور اترتا ہے۔ پس اپنے نفس کی سچی شناخت سے نور اترا کرتا ہے یہ ایک ایسا راز ہے جس کو اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ کیونکہ یہ راز ہے بھی نہیں، کھلی ہوئی حقیقت ہے اور راز بھی ہے کیونکہ دیکھنے کی آنکھ نہ ہو تو اس کھلی حقیقت کو وہ دیکھ ہی نہیں سکتے۔

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے سچائی کے نور سے اپنے نفس کو دیکھے اور جب دیکھے گا تو ایک روشنی پیدا ہو گی اور اللہ تعالیٰ وہاں وہ نور اتارے گا جس کی روشنی سے اس کی بدیاں ارد گرد سے ظاہر ہونی شروع ہو جائیں گی اور بھاگنی شروع ہو جائیں گی۔ تو لامتناہی سلسلہ ہے اس اقرار میں کہ ہمارے اندر ابھی بدیاں موجود ہیں ایک ذرہ بھی انسان کو باک نہیں ہونی چاہئے کیونکہ جہاں اس نے اس اقرار میں ایک باک محسوس کیا، ایک تردد محسوس کیا وہیں سے اس کے سفر کا رخ بدلنا شروع ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں "عظمت انہیں دکھلاؤں گا"۔ اس کی نشانی کیا ہے کہ اللہ نے عظمت عطا فرمائی ہے۔ اب غور کر کے دیکھیں آپ کو اس کا جواب سمجھ نہیں آئے گا۔ ایک تو وہ نشانی جو میں نے دی ہے باہر سے لوگ دیکھتے ہیں اور قطعی علامت کیا ہے خدا کی عطا کردہ عظمت کی۔ "یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی"۔ سبحان اللہ! کتنا عظیم کلام ہے۔ ان بدبخت اندھوں کے اوپر انسان رحم کرے یا ان کی حالت پر روئے۔ اسی ایک فقرے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کی حالت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ "یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی"۔ یہ اتنا بڑا امتیاز ہے خدا کے بندوں اور غیروں کا کہ وہ عظمتوں کے پیچھے دوڑتے ہیں حرص اور لالچ کے ساتھ اور جتنی عظمتیں حاصل کرتے ہیں اور زیادہ عظمتوں کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ نار جہنم ہے هَلْ مِنْ مَّزِيْد کی آواز ان کے دلوں سے اٹھتی ہے۔ لیکن **جو خدا سے عظمت پاتے ہیں ان کے دل میں عظمتیں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں، عظمتیں دینے والا حیثیت رکھتا ہے**۔ اور عظمتیں دینے والے سے چمٹ جانے کو دل چاہتا ہے اور ایک ہی عظیم رہ جاتا ہے جو اللہ ہے اور باقی کوئی عظیم نہیں رہتا۔ یہ ایک ایسی نشانی ہے جو سچائی اور مکر و فریب کی عظمتوں کے درمیان زمین و آسمان کا فرق کر دیتی ہے، کسی پہلو سے ایک دوسرے کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

"یہی باتیں ہیں جو میں نے براہ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں"۔ اب دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان عظیم الشان معارف کو اپنی طرف منسوب نہیں کر رہے۔ فرما رہے ہیں یہی باتیں ہیں جو میں نے اللہ تعالیٰ سے سنی ہیں۔ اس میں بھی ایک عجز ہے۔ بظاہر بڑائی ہے کہ میں اللہ سے سنتا ہوں مگر حقیقت میں عجز ہے کہ یہ باتیں سن کر اچانک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عرفان کی عظمت دل میں پیدا ہوتی ہے اس کو یک قلم ایک طرف ہٹا دیا ہے۔ فرمایا، "یہی باتیں ہیں جو میں نے براہ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں۔ پس میری روح بول اٹھی کہ خدا تک پہنچنے کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے۔ حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں"۔

اب یہ بھی کتنی عجیب بات ہے "حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں"۔ اگر حقیقت پر قدم ہے تو حقیقت تک پہنچ گئے۔ لیکن یہ خیال بھی جاہلانہ ہے۔ ایک بہت بڑا عارف باللہ ہے جو یہ کلام کر رہا ہے۔ ساری سائنس کی کہانی اس ایک فقرے میں بیان ہو گئی۔ جب سائنس دانوں نے حقیقت پر قدم مارے ہیں، جو حقیقت ان کے سامنے تھی، تو اس حقیقت نے اگلی حقیقتیں دکھائی ہیں۔ جب اگلی حقیقتوں پر قدم رکھا ہے تو پھر ان سے اگلی حقیقتیں دکھائی ہیں۔ اب یہ باتیں ایک بڑے سے بڑے عالم کو بھی سمجھ نہیں آ سکتیں جب تک اللہ تعالیٰ نہ سمجھائے اور یہ جو تحریر میں آپ کے سامنے پڑھ کے سنا رہا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقی تحریروں کی طرح اس میں بھی اللہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ایسے ثبوت ہیں جو کسی طرح ٹالے نہیں جا سکتے۔ اور جب ان پر غور کریں تو اگلا قدم لازماً کھائی دینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ساری حقیقتوں کو قرآن کے حوالے سے بیان کرتے ہیں اور قرآن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دل پہ نازل ہوا۔ تو بظاہر یوں دکھائی دیتا ہے کہ اللہ اور جس سے وہ بول رہا ہے اس کے درمیان کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن ان حقیقتوں میں آنکھ کھولیں جو بیان ہو رہی ہیں تو پتہ چلے گا کہ آپ خود اقرار کرتے ہیں جو اپنا ایسا اقرار ہے کہ جس کے سچے ہونے میں ایک ذرہ بھی فرق نہیں۔ ابھی پہلے گزرا ہے میں قرآنی صداقتیں بیان کرتا ہوں، قرآنی تعلیمات تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ اب قرآنی تعلیمات رکھتے ہیں تو اپنے دل سے تو کچھ بھی نہ ہوا۔ قرآنی تعلیمات کس پر نازل ہوئی تھیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر۔ "فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے"۔ خیالی منصوبے سارے باطل جایا کرتے ہیں۔ خاص طور پر جماعت احمدیہ کے تعلق میں اس کو کُل عالم میں پھیلانا اور اس کی باریک باریک ضرورتوں پر دھیان دینا، اس کو سچائی کے رستوں پر

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

ڈالنا، ان بدیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا جو وہ ساتھ لے کے آئے ہیں اور رفتہ رفتہ ان کو صراط مستقیم یعنی خدا تعالیٰ کی سڑک پر ڈال دینا یہ اتنے بڑے کام ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سہارا نہ ہو تو انسان ان کے بوجھ سے پارہ پارہ ہو جائے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ ہے جو طاقت بخشتا ہے اور اپنے رستے بھی دکھاتا ہے۔

فرمایا فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے۔ "ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا"۔ اب دیکھ لیں باقی کیا رہ گیا۔ "ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا، ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن بھیجا۔ تو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے پُر ہے، سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلماتی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے در حقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسیاتی جذبات اور ظلمات سے ایسے باہر آجاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل آتا ہے"۔ اب نفسانی جذبات اور ظلمات کو سانپ سے تشبیہ دی ہے اور سانپ جب کینچلی سے باہر نکلتا ہے تو ایک نئی زندگی پاتا ہے لیکن پھر ایک اور کینچلی چڑھ جاتی ہے کیونکہ جس نفسانی سانپ سے نکلنے کی آپ تعلیم دے رہے ہیں اس کے اوپر پھر کینچلی نہیں چڑھا کرتی وہ نکلتا ہے تو ہمیشہ کے لئے نکل جاتا ہے اور اس میں سانپ والی صفات مر جاتی ہیں۔ پس مثالوں کا یہ مطلب نہیں کہ سو فیصدی ہر چیز پوری آئے، غور کرنا چاہئے کہ کن معنوں میں ہے۔ سانپوں کے گرد ایک کینچلی ہوتی ہے اس کینچلی نے ان کے زہروں کو، ان سب کو پرورش دی ہے ان کو باہر سے بچایا ہوا ہے کینچلی سے نکلتا ہے تو پھر دوبارہ تازہ ہوا میں باہر نکلتا ہے۔ اگر سانپ اپنی عادات میں مجبور نہ ہو تو ایک دفعہ نکلنے کے بعد دوبارہ اس کینچلی میں نہیں جائے گا لیکن اس کے نفس کی بدعات، گندگیاں پھر ایک کینچلی بناتی ہیں۔ تو مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کینچلی سے ایسا باہر آئے کہ پھر دوبارہ اس کا رُخ نہ کرے تب اللہ تعالیٰ ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے اور اسے ہر مَیل سے پاک فرماتا ہے۔

ایک اور بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی رنگ میں بار بار فرماتے ہیں وہ میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ **"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے بارہا یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے"**۔ تقویٰ پہ اتنا زور ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کہ ہر تان تقویٰ پر ٹوٹتی ہے۔ آغاز تقویٰ سے، بیچ کا سفر تقویٰ سے، انجام تقویٰ سے۔

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے ☆ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

پس آپ فرماتے ہیں کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اسکا اس نے مجھے بارہا یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ اب جتنے شیطان لوگ ہیں وہ اپنے دل کو ٹٹول کے دیکھ لیں تقویٰ کا نام و نشان دکھائی نہیں دے گا۔ تقویٰ والا تو سچ بولتا ہے، تقویٰ والا تو پہلے بات کو تولتا ہے پھر بیان کرتا ہے، تقویٰ والے کے دل میں کسی کو نقصان پہنچانا، فساد پھیلانا یہ ایسے تصورات ہیں جو اس کے دل میں جھانکتے بھی نہیں۔ کیونکہ تقویٰ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ جو دیکھ رہا ہو مالک کے سامنے کھڑا ہو اس کے دل میں کیسے فساد پیدا ہو سکتا ہے۔

"سوائے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ"۔ کتنا پیار سے مخاطب فرمایا ہے "اے **میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ تو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو**"۔ اب سب نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھانا یہ ہے تقویٰ یعنی کسی بری چیز سے بچنا، ٹھوکر سے بچنا۔ دن کے وقت جب آپ چلتے ہیں تو سب ٹھوکریں دکھائی دے رہی ہوتی ہیں یہاں ٹھوکر ہے، وہاں ٹھوکر ہے اور آپ ان سے بچ کے چلتے ہیں۔ پس اگر ٹھوکریں دکھائی نہیں دیں گی تو کیسے اس سے بچ سکیں گے۔ تقویٰ یہ ہے کہ اپنے خطرے کے مقامات سے آگاہی نصیب ہو۔ ہر چیز سے جو انسان کے لئے خطرہ ہے اس کو جان لے کہ یہاں میرے لئے ٹھوکر کا سامان ہے اس سے بچ کر نکلے۔ فرمایا "سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ"۔

اب یہ کون سی مشکل بات ہے دیکھنے میں کتنا مشکل سفر تھا مگر انسان جو خدا کی طرف جانے کے سفر پر اپنے دل پر غور کرے تو اسے نظر آرہا ہوتا ہے کہ کہاں سے بچنا چاہئے تھا اور نہیں بچا۔ باہر سے بتانے کی بھی ضرورت نہیں، ہر شخص اپنے دل کا حال جانتا ہے۔ ہر فیصلے کے وقت جانتا ہے کہ یہاں میرے لئے بچنا ضروری تھا میں نہیں بچ سکا۔ **"اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو"**۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے **"سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو"**۔

اگر اپنے دل میں انکساری ہی نہیں ہے تو ممکن نہیں ہے کیونکہ انکساری کے نتیجے میں وہ نور نازل ہوتا ہے جس سے آپ رستہ دیکھ سکتے ہیں۔ پس باریک راہوں سے بچنا اور انکساری کے بغیر چلنا یہ ناممکن ہے۔ تکبر اور انا یہ دو چیزیں ہیں جو اندھیرے پیدا کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ ایک متکبر کے لئے اس کے رستے دکھائے پھر وہ اپنے دل کی آگ سے آگے بڑھتا ہے اور اس کا تکبر اس کو ہمیشہ ایک ٹھوکر کے بعد دوسری ٹھوکر میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر مقام پر انکساری کو اول رکھا ہے۔ تمام تحریرات کا مطالعہ کر کے دیکھیں ان میں کبھی آپ کو تضاد دکھائی نہیں دے گا کیونکہ آپ نے انکساری سے سفر کیا تھا۔ آپ سے بہتر کوئی اس راز کو نہیں سمجھ سکتا تھا کہ انکساری کے بغیر سفر کا پہلا قدم ہی نہیں اٹھ سکتا۔ آپ کی انکساری کی مثالیں جو تحریرات میں اور نظموں اور نثر میں ملتی ہیں بے شمار ہیں اور جاہل دشمن نے جہاں سب سے زیادہ نور تھا وہیں اس پہ حملہ کیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انکساری پر مذاق اڑایا ہے کہ جس کا اپنا اقرار ہے کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں اس کے پیچھے چل رہے ہو۔ جو مانتا ہے کہ میری کوئی حیثیت ہی نہیں، میں تو ایک کیڑے کی طرح ہوں وہ اس اقرار کے بعد دنیا کی راہنمائی کیسے کر سکتا ہے۔ یہ ملاں اور ملانوں بد بختوں کی عقل ہے حالانکہ اس کے بغیر ہدایت کا سفر شروع ہی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ ہدایت سے عاری ہیں۔ وہ دنیا کو ہدایت دے ہی نہیں سکتے کیونکہ تمام ملانوں میں تکبر اور نفس کی بڑائی پائی جاتی ہے اور تمام دہریوں میں تکبر اور نفس کی بڑائی پائی جاتی ہے۔ جس شخص کو پہچاننا ہو کہ یہ شیطان ہے اس کے اندر انا کو ڈھونڈو۔ قرآن کریم نے دو باتیں بیان فرمائی ہیں کہ کیا تو نے تکبر کی راہ اختیار کی اے شیطان یا اپنے آپ کو بڑا سمجھا، اونچا سمجھا۔ یہ دو باتیں ہیں جو شیطان کا تعارف کروانے کے لئے بنیادی باتیں ہیں۔ جو شخص بھی اپنے آپ کو متکبر بنائے اور سمجھے کہ میں نے ہر چیز اپنی کوشش سے پالی ہے اور میں بہت بڑا ہو گیا ہوں وہاں سے شیطانیت کا پہلا قدم اٹھتا ہے اور آخری قدم بھی پھر یہی ہے۔ اور دوسرا اعلیٰ کا دعویٰ کرے میں بہت بلند ہوں، مجھے کیا ضرورت ہے خدا یا خدا والوں کی میں تو اپنی ذات میں ہی بہت بلند ہوں۔ ایسے شخص کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کوئی بھی سفر ہدایت کی طرف نہیں کر سکتا، نہ ہدایت دے سکتا ہے۔ چنانچہ جتنے مولوی آپ کو دکھائی دیں گے ملاّنے، مُلنٹے جنہوں نے فساد برپا کر رکھا ہے ان کے اندر لازماً یہ دو باتیں پائی جائیں گی۔ تکبر اور اپنے آپ کو اونچا سمجھنا اور ہر چیز اس کے مقابل پر حقیر دکھائی دے گی۔

فرمایا، "سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو"۔ اب صرف تکبر سے پاک کرنا نہیں ہے بلکہ دلوں میں صفائی پیدا کرو۔ بظاہر تکبر اور عَلا کے دور ہونے سے ایک صفائی ہو جاتی ہے مگر اور بھی بہت سے محرکات ہیں جن کے نتیجے میں گند پھیلا ہوا دکھائی دے گا۔ پہلے بڑی چیز کو نکالو جو گند کا منبع ہے اس کو تو دور کرو جیسے گھروں میں صفائیاں ہوتی ہیں پہلے بڑی بڑی خرابیوں کو دور کیا جاتا ہے، اس قابل بنا دیا جاتا ہے کہ اب اس میں کچھ اور کام ہو سکتا ہے پھر باریک صفائی ہوتی ہے اور جنہوں نے نئے گھر بنائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس میں کتنی محنت لگتی ہے۔ پہلی صفائی بہت بڑی بڑی صفائی ہونے والی دکھائی دیتی ہے، سمجھتے ہیں کہ اب کام ختم ہو گیا اور جب کام ختم ہوا تو کام شروع ہوتا ہے۔ مجھے بھی ایک دعوت دینے والے نے جنہوں نے نیا گھر بنایا تھا دعوت دی اور کہا کہ بس آپ دیکھ لیں اب یہ موٹی موٹی باتیں ہیں یہ ٹھیک ہو جائیں گی تو پھر ہم آپ کو بلائیں گے۔ موٹی باتیں ٹھیک ٹھاک ہوئے ہوئے چھ مہینے سے زیادہ گزر گئے۔ میں نے کہا بلاتے کیوں نہیں اب۔ انہوں نے کہا جو باریک صفائی ہے اس میں بڑا وقت لگ رہا ہے، ایک چیز صاف کرتے ہیں دوسری نظر آجاتی ہے اور باہر سے اوروں کو بھی ہم بلاتے ہیں ساتھ مدد کرنے کے لئے لیکن صفائی نہیں ہو چکتی۔ یہ بالکل سچی بات ہے یہی نفس کا حال ہے، یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ صفائی کے بعد پھر جو قدم بھی اٹھاؤ گے، جس کو بھی بلاؤ گے پیار سے بلاؤ، محبت سے، خلوص کے ساتھ بلاؤ دکھانے کی خاطر نہیں۔ پس جب اپنے گھروں میں دعوت دو ان چیزوں پر عمل در آمد کے بعد، یہاں دل کے گھروں کی بات ہو رہی ہے فرمایا پھر اخلاص دیکھنا تمہارے اخلاص کے نتیجے میں کوئی آئے گا۔ اخلاص میں کمی ہو گی تو کوئی نہیں آئے گا۔

اب ہم نے دیکھا ہے کہ بندوں کو، انسانوں کو اخلاص کا پورا علم نہیں ہوتا اس لئے ایسے گھروں میں وہ چلے جاتے ہیں۔ لیکن اللہ کو علم ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ اپنی دانست میں ساری صفائیاں کر کے گویا مجھے بلایا جا رہا ہے اسوجہ سے کہ دنیا کو میرا تعلق دکھائیں۔ اب یہ بھی دھوکہ ایک باقی رہتا تھا۔ فرمایا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے جھانک کے بھی نہیں دیکھنا اگر تمہارے اخلاص میں کمی آگئی۔ چنانچہ قرآن کریم نے مخلصاً له الدين کے مضمون کو بار بار کھولا ہے اور بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جب تک دین کو اللہ کے لئے خالص نہیں کرو گے وہ نہیں آئے گا جب خالص کر لو گے تو وہ گھر تمہارا گھر کہاں رہا وہ تو اللہ کا گھر بن گیا اور اپنے گھر میں خدا نہ آئے یہ کیسے ہو

سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات ہاتھ پکڑ کر چھوٹی چھوٹی باتوں سے سفر شروع کراتی ہیں اور آگے بڑھتے بڑھتے وہاں پہنچ جاتی ہیں جہاں انسان تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ آسان رستے، حقیقت پر مبنی رستے، عقل کو روشن کرنے والے رستے، ہلکے قدموں کے ساتھ بڑی بڑی بلندیاں طے کرنے کے راز۔ یہ باتیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے عیاں ہیں۔ 'اخلاص پیدا کرو' کے بعد پھر دوبارہ زور دیا ہے، "**سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ**"۔ یہ فرضی باتیں نہ سمجھو سچ مچ تمہیں بننا پڑے گا" **کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے**"۔ اگر ان باتوں پہ عمل نہیں کرو گے تو ایسے بیج دبے ہوئے کہیں پڑے ہونگے وہ پھوٹ سکتے ہیں۔ تو ایسی صفائی کرو کہ ایسے بیج جن سے غلط کونپلیں پھوٹ سکتی ہیں ان کا صفایا کر دو تو دوسری صفائی ظاہری صفائی نہیں بلکہ اندرونی صفائی ہے۔ اب یہ بھی دیکھا گیا ہے ایسی حقیقت ہے جو دنیا میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ ایک عمارت جماعت نے خریدی تھی گلاسگو میں۔ میں بھی موقع پر گیا تھا، جب ساری صفائی ہو گئی اور لگا کہ اب چمک اٹھی ہے تو پھر اندر سے وہ Dry-Rot کی کھائی ہوئی چیزیں دکھائی دینے لگ گئیں۔ اوپر کی صفائی میں ان تمام شرائط کو پورا کر دیا گیا تھا جو عمارت کے نقائص تھے ان کو دور کر دیا گیا جو باریک صفائی کے تقاضے تھے ان کو پورا کر دیا گیا۔ جب عین سب کچھ مکمل ہو گیا تو میں نے جا کے دیکھا اول تو تھوڑا سا میرا رستہ ایک جگہ سے روک رہے تھے دوسری چیزیں دکھا رہے تھے لیکن آخر دکھانا تھا۔ میں نے جو اوپر جا کر دیکھا میں نے کہا ہیں!! اناللہ یہ کیا چیز ہے؟ کہ یہ کچھ خرابی، تختہ ہل رہا ہے اور یہ ہے وہ ہے حالانکہ وہ خرابی ایسی تھی جو ساری عمارت کو کھانے والی تھی اور جب تحقیق ہوئی تو پتہ چلا اندر کی صفائی نہیں ہوئی جو اندر گہری صفائی ہوتی ہے وہ زہریلے بیج ابھی پڑے ہوئے تھے۔ جب کمپنی والوں کو بلا کر دکھایا تو انہوں نے کہا یہ Dry-Rot تو لوہے کو بھی کھا جائے گی، کچھ باقی نہیں چھوڑے گی اس عمارت کا۔ جب تک تلاش کر کر کے اس کے ہر ذرے کی بیخ کنی نہ کی جائے جس کے لئے اب دنیا میں ایسی دوائیں ایجاد ہو چکی ہیں جن سے Dry-Rot کو مارا جا سکتا ہے، پہلے نہیں تھیں۔ چنانچہ بہت بھاری قیمت پر ان دواؤں کا استعمال کیا گیا۔ ہمارے خدام نے بڑی وہاں اخلاص سے خدمت کی ہے اللہ انہیں جزاء دے۔ بڑی دور دور سے گئے ہیں وہاں۔ لندن سے بھی وہاں گئے، ہارٹلے پول وغیرہ سے بھی گئے۔ بریڈ فورڈ سے بھی گئے اور ان سب نے مل کر ان تھوڑے خدام کی مدد کی جو گلاسگو کے رہنے والے تھے اور وہ چیز جس کے لئے وہ ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ طلب کر رہے تھے وہ بیس ہزار پاؤنڈ میں ساری پوری کر دی۔ یہ اخلاص والے بندے ہیں، اپنی تکلیف نہیں دیکھتے، اپنا دکھ نہیں دیکھتے، حکم کی تعمیل کرتے ہیں، سمجھتے ہیں کہ جس نے حکم دیا ہے ہمارا خیر خواہ ہے اور پھر اس کے ایسے پاک نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ اب چونکہ وقت ہو گیا ہے باقی نشان ڈال لیں جہاں تک ہے۔ یہ پہلا بنڈل ہی ختم نہیں ہونا کیونکہ اس میں اور اور باتیں آتی جاتی ہیں۔ چلتا جائے جتنا دیر مرضی۔ ☆......☆

بقیہ: جلسہ سالانہ ہالینڈ از صفحہ ۱۲

حتی المقدور دل کے سوز کے ساتھ ہونا چاہئے۔ تمام وہ قومیں جن میں جبر کے ساتھ اصلاح کی کوشش کی گئی ان کا نتیجہ ہمیشہ برا نکلا۔

حضور نے ہالینڈ کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں ہر جان کو مکمل آزادی حاصل ہے کیا آپ نے اللہ کی خاطر پوری جان ڈال کر لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلایا ہے؟ سب احمدیوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنوں اور غیروں کو بھلائی کی طرف بلائیں۔ اس میں کمزوری رہ جائے تو آپ اُس کا درد محسوس کریں۔ جو دل باغی نہیں وہ ضرور کھنچے چلے آئیں گے۔ نبی کریمؐ کی زندگی پر غور کریں۔ آپؐ نے ہر برائی کو درد کے ساتھ دیکھا۔ جو دعا کی طاقت ہے اس کا تعلق درد کے ساتھ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت میں کبھی افتراق نہ ہو۔ وہ لوگ اپنی حرکتوں پر غم محسوس کریں جن کی وجہ سے وہ تبلیغ سے دور ہیں۔ اگر اپنوں کے متعلق تم فکر نہیں کرتے تو دوسروں کے متعلق تم کس طرح فکر کر سکتے ہو۔ کامیاب مبلغ دوسروں کے لئے بے چین ہوتا ہے۔ بعض احمدی کم علم کے باوجود تبلیغ میں کامیاب ہوتے ہیں اچھی تبلیغ کرتے ہیں۔ دل میں غیروں کے لئے محبت پیدا کریں جیسی اپنوں کے لئے رکھتے ہیں۔ سچی ہمدردی کے سوا یہ کام نہیں ہو سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے نفس سے سچائی کا آغاز کریں اور پھر غیروں کو اس طرف بلائیں۔ ہالینڈ میں اس وقت بنیاد بن چکی ہے اور امید پیدا ہو چکی ہے۔ آئندہ جب میں آؤں تو میں تبدیلی محسوس کروں۔ ہالینڈ میں لوگوں میں گہری نیکی اور سچائی ہے جو کہ دوسرے ممالک میں کم ہے۔ ان سے ہمیں ایک عظیم قوم مل سکتی ہے جو اسلام کی خدمت کرنے والی ہو۔

اس خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور یوں جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ کے انعقاد کے بعد حضور انور تین دن تک بیت النور نن سپیٹ میں قیام فرما رہے۔ اس کے بعد مورخہ ۱۶ر اپریل بروز جمعرات واپس لندن جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے ڈیوٹی پر موجود خدام سے ازراہ شفقت مصافحہ کیا اور دعا کے بعد ۱۱ بجے نن سپیٹ سے روانہ ہوئے۔ ہالینڈ کی بندرگاہ Hoek Van Holland جانے سے قبل حضور بمعہ قافلہ مسجد مبارک ہیگ میں تشریف لائے جو کہ آج کل زیر تعمیر ہے۔ حضور نے مسجد کے زیر تعمیر حصہ کا معائنہ کیا اور جائزے کے بعد ضروری ہدایات سے نوازا اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد لندن کے لئے روانہ ہوئے۔

☆......☆......☆

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

کھل جائے گی کہ وہ صرف خلا میں آوازیں لگایا کرتے تھے۔ دراصل کسی وجود کو نہیں پکارتے تھے۔ پھر خدا تعالیٰ ان سے کہے گا تمہارا یہ انجام اس لئے ہے کہ تم زمین میں ناحق خوشیاں منایا کرتے تھے اور اتراتے پھرتے تھے۔

آیت نمبر ۸۱ میں خشکی پر جانوروں کے ذریعے اور پانی میں کشتیوں کے ذریعے سے سفروں کا ذکر ملتا ہے اور آیت نمبر ۸۲ میں ویریکم ایٰتہ میں یہ ذکر ہے کہ ان کے علاوہ مستقبل میں سفر کے اور ذرائع کے نشانات بھی وہ دکھائے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ماضی میں آنحضرت ﷺ کے زمانے تک کہیں بھی ہوائی سفر کا ذکر نہیں ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس سفر کے نشان آخری زمانے میں دکھائے جانے تھے اور یہ ہمارا زمانہ ہے۔

اس کے بعد سورۃ حٰمٓ السجدۃ شروع کی گئی۔ بامحاورہ قابل فہم ترجمہ حضور نے پہلی چار آیات کا بیان فرمایا۔

جمعرات، ۷ر مئی ۱۹۹۸ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۲۴ جو ۲۰ر نومبر ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ کی گئی تھی نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۸ر مئی ۱۹۹۸ء:

آج فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا وہ پروگرام جو ۴ر مئی کو ریکارڈ کیا گیا تھا براڈکاسٹ کیا گیا۔ اس ملاقات میں کئے گئے چند سوالات کے مختصر جواب درج ذیل ہیں۔

☆...... سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۳۹ کے آخر میں "قَالَ لِکُلٍّ ضِعفٌ وَّلٰکِن لَّا تَعلَمُونَ" میں لاتعلمون سے کیا مراد ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان کی نفسیات کو بہت خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ یعنی کوئی کسی دوسرے کی تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اسے کتنی تکلیف ہے اور یہی سمجھتا ہے کہ مجھ اس سے زیادہ تکلیف ہے۔ اس لئے ہر پارٹی دوسری پارٹی کے لئے زیادہ سزا کا مطالبہ کرے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سب سخت سزا کے دور سے گزر رہے ہیں لیکن انسان نہیں جانتا کہ یہ کیفیت اگلی دنیا میں ہی نہیں بلکہ اس دنیا پر بھی اطلاق پاتی ہے۔

☆...... کئی لوگ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا ہر روز کرتے ہیں تو امام مہدی کی طرف ان کو ہدایت کیوں نہیں دی جاتی؟ حضور نے فرمایا کہ وہ منہ سے اھدنا الصراط المستقیم کہتے ہیں لیکن انہیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کونسی سیدھی راہ وہ چاہتے ہیں۔ وہ صرف Lip Service ہوتی ہے۔ اگر وہ امام مہدی کی طرف ہدایت کے لئے دعا کریں تو خدا سنے گا۔

☆...... ایک کتاب میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ کچھ پڑھیں تو مصنف کا theme ملحوظ خاطر رکھیں تو کیا قرآن مجید کی تلاوت کے دوران سورۃ فاتحہ کو سامنے رکھا جائے؟ حضور انور نے فرمایا کہ میں جب بھی قرآن مجید پڑھتا ہوں تو سورۃ فاتحہ سامنے رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی تفسیروں میں ہمیشہ سورۃ فاتحہ سے تعلق جوڑتے تھے

☆...... حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کے بعد افغانستان کے لوگوں کو سزا ملی۔ تو صرف شاہ افغانستان کو سزا کیوں نہ دے دی گئی؟۔

☆...... سورۃ تحریم کی آیت ۲ کا ترجمہ ہے: اے نبی تو اس چیز کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتا ہے جسے اللہ نے تیرے لئے حلال کیا ہے۔ کیا تو ایسا اپنی ازواج کی خوشی چاہنے کے لئے کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کونسی چیز تھی جو آنحضرت ﷺ نے حرام قرار دی؟

☆...... سورۃ السباء کی آیت نمبر ۱۳: ولسلیمان الرّیح غدُوّھا شَھرٌ وَّ رَوَاحُھَا شَھرٌ، کی وضاحت کے لئے درخواست کی گئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ دراصل آپ کو سوال یہ کرنا چاہئے تھا کہ ان ہواؤں نے حضرت سلیمان کی کیا مدد کی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت سلیمان کے زمانے کی ٹیکنالوجی سے تیار شدہ سامان وغیرہ ان جہازوں کے ذریعہ جو ان ہواؤں کی مدد سے چلتے تھے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے میں مددگار تھیں۔

☆......ایک خاتون کا سوال تھا کہ میں بعض باتوں کے لئے دعا کرتی ہوں تو کیسے پتہ چلے کہ جو خواب میں نے دیکھا ہے وہ اس کام کے لئے تھا۔ حضور نے فرمایا کہ خواب کسی کو بتانا چاہئے کیونکہ خواب نفسانی بھی ہو سکتا ہے اس لئے تعبیر کے لئے کسی کو بتانا چاہئے۔

اس کے علاوہ بھی بعض سوالات کئے گئے جن کے جواب حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمائے۔

(امتہ المجید چوہدری)

"کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے محمدؐ مصطفی ﷺ کو پیشوائی کے لئے قبول کیا اور قرآن مجید کو رہنمائی کے لئے اختیار کر لیا۔ اللھم صل علی سیدنا و مولنا محمد و الہ و اصحابہ اجمعین. الحمد للہ الذی ھدی قلبنا لحبہ و لحب رسولہ وجمیع عبادہ المقربین"۔

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰)

خلافتِ حقّہ

امت مسلمہ کی مشکلات کا حقیقی حل

(پروفیسر راجہ نصراللہ خان)

یہ بات ہر درد مند اور قلب سلیم رکھنے والے مسلمان کے لئے دکھ اور تکلیف کا باعث ہے کہ جدھر بھی نگاہ کریں امت مسلمہ پریشان حال اور گم کردہ منزل نظر آتی ہے اور اس وجہ سے لاتعداد مصائب سے دوچار ہے۔ اس تشویشناک حقیقت کو مختلف علماء اور دانشور اپنے اپنے رنگ میں کھل کر بیان کرتے رہتے ہیں لیکن افسوس ان کے پاس مسلمانوں کی کمزوریوں، مشکلات اور محرومیوں کا کوئی عملی حل نہیں ہے۔ آج کل کے معروف علماء اور دانشور امت مسلمہ کی حالت زار کا جو نقشہ وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں اس کی تفصیل میں تو جانا ممکن نہیں البتہ کچھ ضروری اقتباسات یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

معروف علماء عصر حاضر کیا کہتے ہیں:

☆......برصغیر کے مشہور عالم سید ابوالحسن ندوی کا بیان:

"سب سے زیادہ قابل تشویش اور حزن و فکر کی بات یہ ہے کہ ممالک عربیہ اس وقت امریکہ اور اسرائیل کا نشانہ ہیں اور ان کا یہ حملہ بہت حد تک کامیاب ہے۔ وہاں کا اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ، جو قیادت کے منصب پر عام طور پر فائز ہوتا ہے، احساس کمتری میں مبتلا ہو گیا ہے۔ وہ اسلام کے مستقبل سے گویا مایوس ہوتا جارہا ہے"۔

(انٹرویو ابوالحسن ندوی مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ ۴ر جنوری ۱۹۹۸ء صفحہ ۲)

☆......ڈاکٹر طاہر القادری اپنے مضمون "عالم اسلام کی زبوں حالی اور اتحاد امت کی ضرورت" کا آغاز یوں کرتے ہیں:

"امت محمدی کے کروڑوں درد مند اور باشعور افراد اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ اس وقت عالم اسلام پر ہمہ جہت زوال اور انحطاط طاری ہے"۔ آگے چل کر لکھتے ہیں، "ہماری سوچ اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو مسلکی سطح پر من حیث المجموع مسلمان سمجھنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ ان خاص بداعتقادیوں کے باعث جو مختلف مسالک کی طرف منسوب ہو چکی ہیں یا کر دی گئی ہیں ایک دوسرے پر برملا اجتماعی کفر کا فتویٰ لگانا ہمارا معمول اور شعار بن گیا ہے"۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ ۲.۴.۹۰)

☆......جمعیت العلماء پاکستان کے سربراہ شاہ احمد نورانی کی تقریر سے اقتباس۔ مولانا نورانی نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

"عالم اسلام میں مسلمان حکمران تو ہیں لیکن اسلامی حکومت کوئی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی جمعیت اور غیرت کو تباہ کر دیا گیا ہے جن کی وجہ سے آج مسلمان پریشان حال اور بے بس ہیں"۔

(نوائے وقت ۳۱.۱.۹۵ صفحہ ۶)

☆......امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کہتے ہیں: "آج ہمارا معاشرہ انحطاط پذیر ہے اور جمود کا شکار ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دیانت و امانت، سچائی اور عدل و انصاف مسلمانوں کے معاشرے سے رخصت ہو گیا ہے۔ دین اور دنیا کو الگ کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمیں ایک ایسے اسلامی معاشرے کی ضرورت ہے جس میں ہر انسان ایک دوسرے کا مونس و غمخوار ہو، ایک دوسرے کے حقوق ادا کئے جائیں، چوری، ڈاکہ، ظلم و تشدد نہ ہو اور امن سکون ہو"۔ (نوائے وقت ۱۶.۷.۹۴ ص ۷)

☆......'مولانا محمد اکرم اعوان' اپنے مضمون "ہمارا دامن خون سے تر ہے" کے آغاز میں لکھتے ہیں:

"......اگر حکمران چور ہیں تو یہ میرے اور آپ کے کردار کی تصویر ہے۔ کہاں ہے وہ پاکستان جس کا خواب ان بیٹیوں کو دکھایا گیا تھا جنہوں نے اجڑنا تو قبول کر لیا لیکن پاکستان کے راستے میں سمجھوتہ نہیں کیا"۔ آگے چل کر تحریر کرتے ہیں، "قوم کا خون چھین چھین کر مکّے کے دورے کرنے سے اسلام نہیں آجاتا۔ یہاں تو رواج ہو گیا ہے جسے حکومت ملتی ہے دو تین سو بندے جہاز میں سوار کر کے مکّے لے جاتا ہے۔ یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ اس کے باپ کا خزانہ ہے......... ارے مکّہ میں تو ابوجہل بھی تھا، مکّہ میں تو بڑے بڑے مشرک بھی تھے۔ صرف مکّے جانے سے بات نہیں بنتی بات محمد رسول اللہ ﷺ کے اتباع سے بنتی ہے۔ خواہ مکہ جاؤ، مدینہ جاؤ یا یہیں مر جاؤ۔ اللہ توفیق دے تو اس انداز سے جاؤ جس انداز سے محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے جاتے تھے"۔ مزید لکھتے ہیں، "یہ بھی اسلامی سلطنت ہے۔ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم کس کو گریبان سے پکڑیں گے جبکہ ہمارا اپنا دامن خون سے تر ہے۔ ہم کس کو گریبان سے پکڑیں گے جبکہ ہم خود سنت کو مسمار کرنے والے ہیں"۔ (مضمون مطبوعہ نوائے وقت میگزین ندائے ملت ۱۸.۵.۹۷ ص ۶)

☆......سید بشیر احمد کی گفتگو بعنوان "اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر" لکھتے ہیں:

"ایک مدت سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ قرآن سے ہماری دوری بڑھتی جارہی ہے حالانکہ قرآن کے ایک ایک لفظ میں وہ روحِ ایمانی بھری ہوئی ہے کہ اگر ہم قرآن سے اپنا تعلق جوڑ لیں تو پوری ملت کی ہستی ایک نئی زندگی اور نئی توانائی سے مالامال ہو سکتی ہے۔ ہمارے اجڑے ہوئے گلستانوں میں بہارِ تازہ آسکتی ہے۔ ہم جو دنیا میں ایک ارب سے زائد ہوتے ہوئے بھی بے شعوری، نااتفاقی اور بے چارگی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور طاغوتی طاقتیں متحد ہو کر دنیا کے ہر گوشے میں ہمیں نشانہ بنا کر ہم پر اپنی ملحدانہ تہذیب اور نو آبادیاتی دور سے بھی بدتر غلامی ٹھونس رہی ہیں۔ بڑا دردناک نقشۂ احوال ہے جو کشمیر، فلسطین، بوسنیا اور دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کو درپیش ہے۔ لمبے عرصے سے ہم اذیت و ذلت کے چکر میں جکڑے ہوئے ہیں"۔ (انٹرویو مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین ۲۱.۷.۹۷ ص ۳)

☆......ڈاکٹر اسرار احمد اپنے مضمون "ہیں آج کیوں ذلیل......؟" میں عالم اسلام اور امت مسلمہ کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں:

"ہمارے بڑے بڑے ملکوں اور بڑی شان و شوکت کی حامل حکومتوں کے جملہ معاملات بھی کہیں اور طے ہوتے ہیں۔ ہماری داخلی و خارجی حکمت عملی کہیں اور بنتی ہے۔ یہاں تک کہ ملکی بجٹ اور ٹیکسوں کے ضمن میں "ہدایات" باہر سے آتی ہیں۔ مزید برآں ہمارے وسائل پر بالفعل اغیار کا قبضہ ہے اور ہمارے دولتمند ترین ملکوں کی تمام تر دولت بھی اصلاً غیروں کے دستِ اختیار میں ہے ......الغرض ہماری کیفیت اس وقت بالکل وہی ہے جس کا نقشہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک حدیث مبارک (رواہ احمدؒ و ابوداؤدؒ عن ثوبانؓ) میں کھینچا تھا کہ "مجھے اندیشہ ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ نہایت کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود تمہاری حیثیت سیلاب کے ریلے کے اوپر جھاگ سے زیادہ نہیں رہے گی۔ ان "لطیف" حقائق پر مستزاد یہ تلخ واقعات تو نگاہوں کے عین سامنے موجود ہیں کہ مغرب ہو یا مشرق، اس وقت ساری دنیا میں مسلمان شدید ترین مصائب و آلام سے دوچار ہیں...... گویا عزت و وقار کے ساتھ ساتھ غیرت ملّی کا جنازہ بھی نکل چکا ہے اور سوا ارب سے زیادہ افراد پر مشتمل عالمی ملت اسلامیہ اس وقت بالفعل "ع۔ کہ غیرت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے" کا نقشہ پیش کر رہی ہے تو سوچئے کہ الفاظ قرآنی "ان پر ذلت اور مسکنت مسلط کر دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے" کے مصداق اس وقت ہم نام نہاد مسلمان ہیں، یا یہود؟"۔

اپنے مضمون کے آخر میں ڈاکٹر اسرار احمد رقمطراز ہیں، "جیسے ہر جسمانی عارضے کے صحیح علاج کے لئے مرض کی صحیح تشخیص لازمی ہے اسی طرح ضروری ہے کہ امت کی موجودہ زبوں حالی کے اصل اسباب کا صحیح تعین کیا جائے تاکہ......اس تلخ حقیقت کے اعتراف کے ساتھ کہ اس وقت ہم بحیثیت امت عذاب الٰہی کی گرفت میں ہیں۔ اس سے رستگاری کے حصول اور اللہ کے عفو و مغفرت کے دامن میں آنے کے لئے صحیح طریق کار پر عمل پیرا ہو سکیں"۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت ۱۶.۴.۹۲)

چند اور اہل علم و دانش کی تحریریں

☆......ہمدرد فاؤنڈیشن کے سربراہ حکیم محمد سعید کا اظہار تشویش:

"آج ہم نے قرآن و سنت کا راستہ چھوڑ دیا ہے اگر ہم آج بھی وہی راستہ اختیار کریں تو امت مسلمہ پوری دنیا پر اپنا تسلط قائم کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں سیاست، صحافت اور امامت تینوں طاقتیں یا تو کمزور ہو چکی ہیں، مر چکی ہیں یا فروخت ہو گئی ہیں۔ ان حالات میں کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا"۔ (نوائے وقت ۱.۹.۹۷ ص آخر)

☆...... معروف دانشور اور مذہبی مضمون نگار صاحبزادہ خورشید گیلانی اپنے مضمون "فرقہ واریت کی امر بیل" میں تحریر کرتے ہیں:

"آج مذہبی دنیا میں الجھنے کو علم اور الجھانے کو فن سمجھ لیا گیا ہے۔ رہیں ہماری روشن روایات وہ صرف تقریر کا حصہ ہیں یا پھر مخالفوں کے لئے تعزیر کا کوڑا۔ اپنی سیرت اور کردار کا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا"۔ آگے چل کر آج کل کے "رہنماؤں" کی کارستانی پر یوں روشنی ڈالتے ہیں، "ان کی قیادت، قیامت ڈھا رہی ہے، ان کے نعرے دن کو تارے دکھا رہے ہیں۔ ان کی سوچ بہت پوچ ہوتی جارہی ہے۔ ناک اونچی رکھنے کے چکر میں امت کی ناک کٹ رہی ہے۔ ان کا قد بڑھانے کا شوق امت کے گلے کا طوق بن گیا ہے۔ ان کا ذوقِ خود نمائی قوم کے لئے باعث رسوائی ہو گیا ہے۔ آج کا میرِ کارواں خوئے دلنوازی سے محروم ہے اور آج کے قافلہ سالار سے امت بیزار ہے"۔

(نوائے وقت ۷.۸.۹۴)

☆...... معروف ماہر تعلیم اور مضمون نگار پروفیسر ڈاکٹر محمد عالمگیر خان اپنے مضمون "خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد" میں رقمطراز ہیں:

"یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کسوٹی پر جب کوئی قوم یا بستی عروج کے لئے پوری نہیں اترتی بے شک وہ نام نہاد مسلمان ہی ہوں تو اسے بے عزتی اور رسوائی سے معزول کر دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ کسی دوسری قوم کو، جس میں کہ دنیاوی معاملات احسن طریقے سے چلانے کی اہلیت ہو، یہ فریضہ سونپ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ خداوند ذوالجلال نے صرف مسلمان کو ہی نہیں بلکہ ہر انسان کو جو عقل و دانش سے کام لیتا ہے اپنی نیابت سے نوازا ہے۔ آج کل جس انحطاط کا مسلمان شکار ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے مہلت ختم ہو رہی ہے۔ اس وقت مسلمان خدا، رسول اور جملہ صفات حکمرانی سے خالی ہیں جو کہ بہت سی ترقی یافتہ غیر مسلم اقوام میں عام ہیں۔ اسی لئے دنیا کی سرداری مسلمانوں کی بجائے ان قوموں کے پاس ہے۔ معیشت و معاشرت کی تباہی، مجروح عزت نفس، قومی رعب و وقار کا صفایا، نااہل اور کوتاہ اندیش اور ظالم اولوالامر، تفرقہ بازی، کمر توڑ مہنگائی اور نفسا نفسی کا عالم یہ سب قہر الٰہی کی پیش گوئی کر رہے ہیں"۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت، ۲۹.۳.۹۵)

دل ہمارے ساتھ ہیں.........

گو آج کل امت مسلمہ علمی، عملی اور روحانی ہر لحاظ سے بے چارگی و تنزل کا شکار ہے اور خود علمائے ظاہر بھی عمل و تقویٰ کی خوبیوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ لیکن جب انہیں ہر طرف سے بے بسی اور مایوسی کی کیفیت نظر آتی ہے تو ان میں سے چند ایک خلافت کو ہی ان تمام خرابیوں اور محرومیوں کا مداوا قرار دینے پر مجبور ہو جاتے

ہیں۔ چند بیانات ملاحظہ فرمائیے :

۱......سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست و ممبر قومی اسمبلی اعظم طارق کا بیان : "خلافت راشدہ کی طرز پر نظام خلافت کے قیام پر عالمی سطح پر ہم آہنگی پیدا ہوگی"۔

(نوائے وقت مورخہ ۹۵۔۱۔۱ ص آخر)

۲......مذہبی مضمون نگار سید وصی مظہر ندوی کے مضمون "مسلم امت کی ترکیب و تشکیل" سے اقتباس :

"اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ضروری ہے کہ فکر و نظر کے میدان میں بھی اللہ کے حکم کو ہر فکر، ہر نظریہ، ہر فلسفہ اور ہر مذہب پر غالب اور برتر ثابت کر دیا جائے......... ظاہر ہے کہ یہ مقصد اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب سیاسی نظام کو "اسلامی خلافت" کے مطابق ڈھالا جائے"۔ (مضمون مطبوعہ نوائے وقت ۹۵۔۳۔۱۲)

۳......جمعیت علماء اسلام برطانیہ کے زیر اہتمام منعقدہ کانفرنس کی ایک تقریر کا حوالہ :

"عالمی سیرت النبیؐ کانفرنس کے منتظم اعلیٰ اور جمعیت علماء برطانیہ کے سیکرٹری جنرل قاری حسین احمد مدنی نے کہا خلافت راشدہ کے نظام کے مخالفین اسلام کے تصور سے نابلد ہیں۔ انہوں نے کہا خلافت کے نقطے پر جمع ہو کر مسلمان دنیا کے ہر چیلنج کا مقابلہ کر سکتے ہیں"۔

(نوائے وقت مورخہ ۹۴۔۷۔۲۵ صفحہ آخر)

۴......مرکز دعوۃ والارشاد کے رہنما پروفیسر حافظ محمد سعید کے خطاب سے اقتباس :

"ملک کی تمام خرابیوں کی ذمہ دار مغربی جمہوریت اور مفاد پرست علماء و سیاستدانوں کی جمہوری سیاست ہے۔ قوم کے مسائل کا حل جمہوری سیاست کی بجائے خلافت و امارت ہے"۔

(نوائے وقت ۹۴۔۱۰۔۲۲ صفحہ ۷)

۵......امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی تحریر سے اقتباس :

"قیام قیامت اور بعثت بعد الموت کے ساتھ ساتھ مجھے اس کا بھی یقین حاصل ہے کہ قیامت سے قبل پورے کرہ ارض پر اللہ کے دین حق کا غلبہ اور خلافت علی منہاج نبوت کے نظام کا قیام لازماً واقع ہو کر رہے گا۔

(مضمون پاکستان کا مستقبل، مطبوعہ نوائے وقت ۹۳۔۷۔۱۶)

بغور مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آج کل کے علماء میں سے خلافت اور غلبۂ اسلام کے موضوع پر سب سے زیادہ تحریریں ڈاکٹر اسرار احمد کے قلم سے نکلی ہیں۔ چنانچہ ۹۲ء کے آخر اور ۹۳ء کے بیشتر حصہ میں ان کے متعدد مضامین "نوائے وقت" میں شائع ہوئے جو اس وقت خاکسار کے سامنے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد اپنے ایک مضمون "آنے والے دور کی ایک واضح تصویر (۲) مطبوعہ نوائے وقت ۹۳۔۵۔۲۳ میں متعدد آیات مبارکہ کا حوالہ دے کر تحریر کرتے ہیں :

"اب صغریٰ اور کبریٰ کو جمع کر لیجئے تو یہ لازمی منطقی نتیجہ برآمد ہو جاتا ہے کہ آپؐ کی بعثت کا مقصد بتمام و کمال اسی وقت پورا ہوگا جب پورے عالم انسانی یعنی کل روئے ارضی پر آپؐ کے لائے ہوئے دین کا حتمی غلبہ ہو جائے گا"۔ پھر احادیث نبویہؐ کے ذکر میں لکھتے ہیں، "رہیں احادیث نبویہؐ تو ان میں تو یہ خبر نہایت وضاحت اور صراحت کے ساتھ دی گئی ہے کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ چنانچہ ان میں سے ایک حدیث مبارکہ تو وہ ہے جس کی رو سے دنیا میں وہ نظام ایک بار پھر قائم ہو کر رہے گا جو آپؐ کے زمانہ میں قائم ہوا تھا اور آپؐ کے انتقال کے بعد بھی کم از کم تیس برس تک اپنی کامل اور آئیڈیل صورت میں برقرار رہا۔ اسے امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت کیا ہے اور اس کے مطابق آنحضورؐ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا، "تمہارے مابین نبوت موجود رہے گی (آپ کا ارشاد خود اپنی ذات اقدس کی جانب تھا) جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھا لے گا۔ اس کے بعد نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہوگی اور یہ بھی رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ قائم رہے۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا پھر کاٹ کھانے والی (یعنی ظالم) ملوکیت آئے گی اور وہ بھی رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا۔ پھر مجبوری کی ملوکیت (غالباً مراد ہے مغربی استعمار کی غلامی) کا دور آئے گا اور وہ بھی رہے گا جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا اور **پھر دوبارہ نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی**"۔ پھر مضمون کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں، "پھر دو نہایت اہم احادیث وہ ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اب جو خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظام قائم ہوگا وہ پورے عالم انسانیت اور کل روئے ارضی پر محیط ہوگا۔ چنانچہ :

(۱)...... صحیح مسلمؒ میں حضرت ثوبانؓ (جو آنحضورؐ کے آزاد کردہ غلام تھے) سے مروی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اللہ نے میرے لئے پوری زمین کو سمیٹ یا سکیڑ دیا۔ چنانچہ میں نے اس کے سارے مشرق بھی دیکھ لئے اور تمام مغرب بھی اور سن رکھو کہ میری امت کی حکومت ان تمام علاقوں پر قائم ہو کر رہے گی جو مجھے سکیڑ یا لپیٹ کر دکھادئے گئے ہیں۔ اور

(۲)...... مسند احمد بن حنبلؒ میں حضرت مقداد بن الاسودؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا "کل روئے ارضی پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر باقی رہے گا نہ اونٹ کے بالوں کے کمبلوں سے بنا ہوا خیمہ جس میں اللہ کلمہ اسلام کو داخل نہ کر دے......... الغرض قیام قیامت اور دنیا کے خاتمے سے قبل کل روئے ارضی پر وہ دور سعادت یقیناً ہو کر رہے گا جس میں اللہ ایمان اور عمل صالح کی شرائط پوری کرنے والے مسلمانوں کو لازماً زمین کی خلافت اسی طرح عطا فرمائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو (مثلاً حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کو) عطا کی تھی اور ان کے لئے ان کے اس دین کو زمین میں لازماً تمکن عطا فرمادے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمالیا ہے۔ اور ان کی خوفزدگی کی کیفیت کو لازماً امن و سکون کی حالت میں تبدیل کر دے گا"۔ (سورۃ النور :۵۵)......... اور اس میں بھی ہرگز کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس دور سعادت کی نوید ہندو دھرم کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ اس لئے جیسا کہ اس سے قبل عرض کیا جا چکا ہے دنیا کے تمام مذاہب اسلام ہی کی بدلی ہوئی اور بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ چنانچہ ان سب میں مشکوٰۃ نبوت کے انوار کا کچھ نہ کچھ حصہ موجود اور برقرار ہے......... اس پر مزید اضافہ فرمالیجئے اس کا کہ حضرت مسیح کی آمد ثانی جو عیسائیوں کے جملہ فرقوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے زمین پر "آسمانی بادشاہت" اور خدائی عدالت کے قیام کے لئے ہوگی گویا "متفق گردید رائے بوعلی بارائے من" کے مصداق اسلام کے نظام عدل و قسط یعنی خلافت علی منہاج النبوۃ کا عالمی سطح پر قیام اپنوں اور بیگانوں سب کے نزدیک مسلّم ہے اور گویا تقدیر مبرم کی حیثیت رکھتا ہے"۔ (روزنامہ نوائے وقت ۹۳۔۵۔۲۳)

سمجھنے کی دو ضروری باتیں

بیشک مذکورہ بالا مضمون میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی رو سے خلافت راشدہ کے دوبارہ قائم ہونے کا ذکر کیا ہے لیکن ان کے دیگر مضامین دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خلافت کی ضرورت اور برکات کے تو قائل ہیں لیکن دو شدید مغالطوں میں مبتلا ہیں۔

ایک تو وہ زمینی خلافت کے حق میں ہیں یعنی ان کا سارا زور اس بات پر ہے کہ ان کی کوششوں اور عوامی تحریک کی مدد سے خلافت قائم ہو جائے یعنی خود ساختہ خلافت چاہتے ہیں، اور دوسرے وہ سمجھتے ہیں کہ خلافت راشدہ کا ظہور کبھی آئندہ ہوگا۔ چنانچہ وہ اپنے مضمون "پاکستان کے استحکام کی واحد ضمانت۔ نظام خلافت" مطبوعہ نوائے وقت ۹۳۔۱۔۲۲ میں تحریر کرتے ہیں :

"اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پورے نظام کو بدلنے کے لئے ایک عوامی تحریک برپا کی جائے اور اس نظام عدل اجتماعی کو قائم کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی جائے جس کا مجموعی عنوان "نظام خلافت" ہے۔ اور جس کے بارے میں مفکر و مصور پاکستان نے فرمایا تھا۔

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

(مضمون ڈاکٹر اسرار احمد مطبوعہ نوائے وقت ۹۳۔۱۔۲۲)

ڈاکٹر صاحب اور قارئین جانتے ہیں کہ مندرجہ بالا شعر کے خالق علامہ اقبال ۱۹۳۸ء میں وفات پاگئے تھے، ان کے سن وفات سے نہ جانے کتنے سال قبل کا متذکرہ شعر ہے۔ بہرحال ساٹھ سال سے اوپر گزر چکے ہیں لیکن ہنوز علامہ اقبال اور اب ان کے ہمنوا ڈاکٹر اسرار صاحب کی بیان کردہ خلافت کا نقشہ کہیں ابھرتا دکھائی نہیں دیتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب غور فرمائیں تو مسلمانوں میں خلافت کا قیام کسی شعر، تنظیم یا تحریک کا ہرگز محتاج نہیں۔ **بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کو خلافت عطا کرنے کا ذمہ اور اختیار مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اس نے اس کا وعدہ فرمایا ہے۔**

آیئے سورۃ النور کی آیت ۵۶ کا ترجمہ دوبارہ پڑھتے ہیں :۔

"اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ اُس دین کو اُن کے لئے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ (اسے) اُن کے لئے امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر اختیار کریں گے تو وہی لوگ فاسق ہونگے"۔ (سورۃ النور آیت ۵۶)

اسی آیت کریمہ کا حوالہ قیام خلافت حقہ کی دلیل کے طور پر خود ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے مضمون "آنے والے دور کی ایک واضح تصویر" میں بھی دیا ہے۔ تعجب ہے کہ پھر بھی ڈاکٹر صاحب قیام خلافت کے لئے ارضی تنظیم و تحریک پر انحصار رکھتے ہیں جو ارشاد خداوندی کے صریح خلاف ہے۔ خلافت قائم کرنا اللہ تعالیٰ کا اپنا وعدہ اور اسی کا کام ہے۔ اس میں کوئی تنظیم اور کوئی تحریک کچھ نہیں کر سکتی۔ اس سے پہلے بھی انسانوں کی قائم کردہ ایک "خلافت" کا انجام ہمارے سامنے موجود ہے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

☆......☆......☆

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرمہ عنائت بیگم صاحبہ مرحومہ

(منور احمد خورشید مبلغ سینیگال)

خاکسار کی والدہ محترمہ عنائت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب، ۴ر مئی ۱۹۹۸ء کو فتح پور ضلع گجرات پاکستان میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند، نیک، دعاگو خاتون تھیں۔ قرآن مجید سے آپ کو عشق تھا۔ اپنے گاؤں کے بہت سے بچوں کو جن میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی بھی کثرت سے شامل ہیں آپ نے قرآن مجید پڑھانے کی توفیق پائی۔ اس وجہ سے سارے گاؤں والے آپ کا بہت احترام کرتے تھے اور عزت کے ساتھ 'بہن جی' کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ تک صدر لجنہ فتح پور کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ موصیہ تھیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تقریب آمین

۲۸ر اپریل ۱۹۹۸ء بروز منگل بعد از نماز عصر مسجد فضل لندن میں عزیزم محمد خیام خان غوری ابن مکرم شاہد حمید خان کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ کی موجودگی میں بچے نے قرآن مجید کی آخری تین سورتیں پڑھ کر سنائیں۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے دعا ختم القرآن پڑھی اور سب حاضرین نے حضور کے ساتھ یہ دعا اور اس کا ترجمہ دوہرایا۔

اللہ تعالیٰ یہ تقریب مبارک فرمائے اور عزیز کو نور قرآن سے منور فرمائے۔ عزیزم خیام مکرم محمد ناظم خان صاحب غوری آف لندن کا پوتا ہے۔

دو کوٹھیاں برائے فروخت

نزد ائرپورٹ اسلام آباد، (پاکستان)

رابطہ کے لئے

عبدالشکور بٹ، ہمبرگ جرمنی

Tel. & Fax: 040-7927058

سب احمدیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنوں اور غیروں کو بھلائی کی طرف بلائیں

ہالینڈ میں گہری نیکی اور سچائی ہے

ان سے ہمیں ایک عظیم قوم مل سکتی ہے جو اسلام کی خدمت کرنے والی ہو

(مختصر رپورٹ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ہالینڈ ۱۹۹۸ء)

(رپورٹ مرتبہ: نعیم احمد خرم، مبلغ انچارج)

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ ہالینڈ کا انیسواں (۱۹) جلسہ سالانہ مورخہ ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ اپریل ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ اتوار اور سوموار کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی خاص اہمیت یہ تھی کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت بنفس نفیس تشریف لائے اور اپنے خطابات اور روح پرور مجالس سے احباب کو فیضیاب فرمایا۔

جلسہ کے انعقاد سے ایک روز قبل مورخہ ۱۰ اپریل کو حضور انور برطانیہ سے بذریعہ فیری براہ راست ہالینڈ کی بندرگاہ Hoek Van Holland پہنچے اور پھر نن سپیٹ میں ورود فرما ہوئے۔

اس جلسہ کے کامیاب انعقاد کے سلسلہ میں محترم امیر صاحب ہالینڈ نے بروقت افسر جلسہ سالانہ کی نامزدگی کی اور جلسہ کی تیاری و جملہ انتظامات کے سلسلے میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی۔ انتظامات کے سلسلہ میں اس کمیٹی کے متعدد اجلاسات ہوئے۔ ان اجلاسات میں گزشتہ سالوں میں منعقد ہونے والے جلسوں کی رپورٹس کا جائزہ لیا گیا اور ان میں بعض جگہوں پر جو کمیاں رہ گئی تھیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال انتظامات کو مزید بہتر کرنے پر تفصیل سے غور و خوض ہوا۔

بیت النور نن سپیٹ میں منعقد ہونے والے اس جلسہ سے قبل خدام نے بڑے جوش کے ساتھ وقار عمل کیا اور بیت النور کو خوبصورت جھنڈیوں، بینروں سے سجایا گیا۔ جلسہ کے مختلف اجلاسات میں حسب پروگرام مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ ذیل میں خصوصیت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات و دیگر مصروفیات کی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

فیملی ملاقاتیں

گیارہ اپریل بروز ہفتہ صبح دس بجے سے لے کر ایک بجے بعد دوپہر تک اور اسی طرح ۱۳ اپریل بروز سوموار بھی کئی خاندانوں نے حضور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان میں اکثریت ان احمدی احباب کی تھی جو پہلی دفعہ حضور سے ملاقات کررہے تھے۔ ان کی خوشی اور مسرت اور تشکر سے بھرے ہوئے جذبات ان کے چہروں سے صاف عیاں تھے۔

افتتاحی تقریب

پرچم کشائی کے معاً بعد تقریباً ساڑھے چار بجے افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم کوثر احمد صاحب نے کی۔ سورۃ انفال کی آیات ۲۱ تا ۲۹ کی تلاوت کے بعد اس کا اردو ترجمہ خاکسار نعیم احمد وڑائچ (مربی سلسلہ احمدیہ) نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈچ اور انگریزی رواں ترجمے کا بھی انتظام تھا۔ بعد ازاں نظم "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" کے چند اشعار مکرم عبدالرؤف باجوہ صاحب نے پڑھے۔ نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور نے میں دعوت الی اللہ کی طرف جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا کہ جماعت کی بھاری تعداد کو ابھی دعوت الی اللہ کی عادت نہیں۔ اس لئے اس طرف توجہ کریں۔ نیز فرمایا کہ اپنی توقعات کو بڑھائیں اور پھر حضور نے آنے والے مہمانوں کے لئے جگہ وسیع کرنے کے لئے ہدایات ارشاد فرمائیں۔ فرمایا کہ ایسی جگہیں بنائیں جہاں کم از کم دو ہزار مہمان سما سکیں۔

حضور انور نے خطاب سے قبل تلاوت کی گئی آیات کی روشنی میں جماعت کو نصائح فرمائیں۔ اور فرمایا کہ نیکی کی باتیں سنو اور ان پر عمل کرو۔ ان لوگوں میں سے نہ ہو جو سنتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے انجام خطرناک ہوتے ہیں۔ جو سنو اسے دل میں جگہ دو۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ اگر ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دو تو آپ ایسی امت بن جائیں گے جو ہلاک ہونے والی ہو۔ اپنی اور اپنی نسلوں کی فکر کریں۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو پیغام آپ تک پہنچا ہے اس کو آگے پہنچانا آپ کا کام ہے۔ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ آپ اعراض کرنے والے ہیں یا عمل کرنے والے ہیں۔ اعراض کرنے والوں کے لئے دوہری سزا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ خود زندہ نہیں تو جو صدیوں کے مردے ہیں ان کو آپ زندہ نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل کے درمیان ہے۔ کوئی بھی چیز اللہ کے علم سے باہر نہیں۔

حضور نے پاکستان کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض احمدی دوست اپنی حماقت کی وجہ سے دوسرے تمام احمدیوں کے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے آپ کو اور جماعت کو فتنہ سے بچائیں۔ نیز سچائی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ جرمنی میں کچھ افراد کے جھوٹ سے کام لینے کی وجہ سے ساری جماعت کے اعتبار کو ٹھیس پہنچی۔ حضور نے فرمایا کہ بڑی یقین دہانیوں کے بعد جماعت کے اعتبار کو بحال کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ سچائی کی خاطر اگر واپس جانا پڑتا ہے تو جائیں۔ اللہ ہے جو آپ کو پاک رزق دیتا ہے۔ اس رزق کی طرف نہ بھاگو جو پاک نہ ہو۔ دنیا کے رزق کی خاطر خدا کو مت چھوڑو۔

حضور نے فرمایا کہ خیانت سے بچو۔ جو ایک دوسرے کی خیانت کرتا ہے وہ اللہ کی بھی خیانت کرتا ہے۔ جس جماعت میں لوگ ایک دوسرے کے معاملات میں خیانت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ اور رسول کے ساتھ بھی خیانت کرتے ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں قوموں کی زندگی کا اصول بیان کیا گیا ہے۔ آخر پر حضور نے دعوت الی اللہ کے کاموں میں سنجیدگی سے حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔

ڈچ احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب

اسی روز سات بجے شام ڈچ مہمانوں کے ساتھ حضور انور کی تبلیغی مجلس تھی۔ اس مجلس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ڈچ ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے ڈچ زبان میں مہمانوں کو جماعت کا تفصیل سے تعارف کروایا اور حضور انور کی پروقار شخصیت کے متعلق بھی مہمانوں کو بتایا۔ ساڑھے سات بجے حضور اس مجلس میں تشریف لائے اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات دئے۔ یہ مجلس ۹ بجے تک جاری رہی اس میں ۵۲ ڈچ مہمان شامل تھے۔

اردو کلاس

۱۲ اپریل بروز اتوار جلسہ کے دوسرے روز تقریباً صبح دس بجے حضور نے بیت النور ہی میں ایک اردو کلاس لی۔ اس کلاس میں جماعت ہالینڈ کے بچوں کے علاوہ ڈچ احمدی بچے بھی شامل تھے۔ یہ کلاس تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ کلاس کے آخر پر بچوں میں ٹافیاں وغیرہ بھی تقسیم کی گئیں۔

لجنہ سے خطاب

تقریباً سوا گیارہ بجے حضور انور لجنہ اماء اللہ ہالینڈ سے خطاب کی غرض سے بیت النور کی B بلڈنگ میں تشریف لے گئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور کے خطاب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ حضور نے اپنے خطاب میں نماز کے ترجمہ کو یاد رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز حضور نے سورۃ فاتحہ اور ایک دعا "رَبِّ اَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ........" کی اہمیت بیان فرمائی نیز فرمایا کہ یہ دعا اور اس کا ترجمہ یاد کریں۔

عربی بولنے والوں سے سوال وجواب

۴ بجے سہ پہر عرب دوستوں کے ساتھ مجلس کا آغاز ہوا۔ حضور کے تشریف لانے سے قبل تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم عبدالمومن طاہر صاحب نے عربی زبان میں مہمانوں کو جماعت اور حضور کی پروقار شخصیت کے بارہ میں بتایا۔ ساڑھے چار بجے حضور پرنور تشریف لائے۔ حضور نے مہمانوں کے دلچسپ سوالات کے جوابات دئے۔ یہ مجلس ۶ بجے شام تک جاری رہی۔ اس میں تقریباً ۳۶ افراد نے شرکت کی۔ آخر پر ایک عرب دوست نے بیعت کی۔

مجلس عرفان

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور مسجد بیت النور ہی میں تشریف فرما رہے اور پھر مجلس عرفان کا آغاز ہوا۔ حضور نے موجود احباب کے سوالات کے جوابات دئے۔ یہ دلچسپ مجلس تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔

مجلس سوال و جواب (انگریزی)

سوموار ۱۳ اپریل بروز (اتوار) ۱۱ بجے سے ایک بجے تک انگریزی بولنے والے مہمانوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر غانا سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی دوست مکرم ابوبکر صدیق صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں حضور تشریف لائے اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔ اس مجلس میں زیادہ تر افریقن احمدی احباب شامل تھے۔ اس کے علاوہ ۸ غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔

اختتامی اجلاس

سہ پہر ۴ بجے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف برطانیہ نے کی۔ نظم مکرم افتخار نذر صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں حضور کا اختتامی خطاب شروع ہوا۔

حضور نے اپنے خطاب میں مجموعی طور پر جلسہ کے کامیاب انعقاد پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اس جلسہ میں ۷۵۳ احمدی خواتین و حضرات شامل ہوئے۔ اس میں جرمنی، بیلجیم اور دوسرے ممالک سے آنے والے مہمان بھی شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہالینڈ جماعت کے اکثر دوست حاضر ہیں۔ یہ ایک اخوت کا نظارہ ہے۔ جماعت احمدیہ کل عالم میں یہ نظارہ پیش کررہی ہے، ساری جماعت ایک جھنڈے تلے جمع ہے۔ خطاب میں حضور انور نے نماز میں تلاوت کی گئی آیات کی تشریح فرمائی۔ اور تقویٰ کے مضمون پر روشنی ڈالی۔ فرمایا کہ اس بات کا فکر کرو کہ اللہ تم سے ناراض نہ ہو جائے۔ لوگ خدا کی نسبت اور چیزوں سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اپنے اسلام کی ہر لحہ فکر کریں۔ ہر نفس کا اپنا محاسبہ ہے۔ اگر محاسبہ سچا ہو تو زیادہ تر لوگوں کا جواب نفی کی طرف ہوگا کہ ہم تقویٰ کا حق ادا کرنے والے نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہی مجھے فکر ہے اس میں ساری جماعت مخاطب ہے۔ میرے سارے وجود سے یہ دعا نکلتی ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ موت نہ دے کہ جب تک ہم تقویٰ کا حق ادا نہ کرلیں۔

واعتصموا بحبل الله...... کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ یہ ایک پیغام ہے جو ہمارے ایک ہوجانے کے متعلق آسمان سے اترا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہالینڈ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بڑی تباہی سے بچالیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ جماعت دو گروپوں میں تقسیم تھی۔ حضور نے فرمایا کہ چاہئے کہ آپ کے دل آپس میں اس طرح بندھ جائیں کہ کبھی جدا نہ ہوں۔

حضور نے قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے ایک اُمت ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ میں سے بھاری تعداد ایسی ہو جو بھلائی کی طرف بلانے والی ہو۔ یہ کام محبت اور پیار سے اور

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

منصب و مقامِ خلافت

(فضیل عیاض احمد۔ ربوہ)

انیسویں اور بیسویں صدی مذاہب عالم کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں۔ اگر ہم انیسویں صدی کے عالمی منظر نامے پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یورپ علمی بیداری اور صنعتی انقلاب کی راہ پر قدم رکھ چکا تھا۔ اور عیسائیوں کے بالمقابل دوسری بڑی طاقت یعنی مسلمان مسلسل اپنی شوکت و سطوت کو کھو رہے تھے۔ سفید فام اقوام اپنے جزائر اور محدود وسائل والی زمینوں کو چھوڑ کر سمندر اور خشکی کے راستوں کو اختیار کرتے ہوئے ایک تسلسل سے نئی جہتوں کی تلاش میں مصروف عمل تھیں۔ ان اقوام نے مذہب کو سیاست کی بساط پر ایک مہرے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے غیر اقوام کو اپنے زیر نگیں کرنے کے لئے اپنے مذہبی منادوں کو اس طرح پھیلا دیا تھا کہ ان کے مذہبی مؤرخین اپنی مذہبی علو شان کے خواب دیکھنے لگے تھے۔

مسلمان حکومتیں ایک کے بعد ایک اندرونی خلفشار کا شکار ہو کر ریت کی دیوار کی طرح ڈھے رہی تھیں۔ ہندوستان کی مغلیہ سلطنت اپنی عظمتوں کا ماتم کرتے ہوئے لال قلعہ تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ رہی سہی کسر ۱۸۵۷ء کے مفسدہ نے پوری کر دی۔ علماء کا شغل تکفیر بازی ہی رہ گیا تھا۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل پر باہم دست و گریبان تھے۔ دوسرے مذاہب نے یکبارگی ملت اسلامیہ پر حملہ کر دیا تھا۔ عیسائی مناد خصوصیت کے ساتھ سرگرم عمل تھے۔ اور ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہزاروں مسلمانوں کو خداوند یسوع مسیح کے گلہ میں شامل کرنے کے لئے کوشاں تھے۔

ایسے میں خدائے لایزال کی رحمت نے جوش مارا اور ایک مرد خدا کو مسیحیت کی رداء اور مہدویت کی عباء اوڑھا کر بنی نوع انسان کو محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں لانے کے لئے کھڑا کر دیا۔

یہ مرد خدا جری اللہ فی حلل الانبیاء کا لقب پا کر مبعوث ہوا۔ اس کا نام گرامی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے۔

آپ فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان میں پیدا ہوئے اور ۲۶؍ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی عمر کے ۷۳ سال بنی نوع انسان کو خدائے واحد کی طرف بلاتے رہنے کے بعد اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ آپ کی وفات پر مخبر صادق محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیش خبریوں اور وعدوں کے موافق جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظام جاری ہوا۔ یعنی ایک ایسی خلافت کا جو نبوت کے فیض سے جاری ہو۔ قرآن کریم (سورۃ النور آیت ۵۶) سے پتہ چلتا ہے کہ منصب خلافت خدا تعالیٰ کی عطا ہے اور اس کو خدا نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے اور اس کو بعض بنیادی امور کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔ آیت محولہ بالا کا منطوق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مومنین کی ایک ایسی جماعت میں خلافت کو جاری فرماتا ہے جو اپنی تربیت اور دینی مزاج میں ان خصوصیات کی حامل ہو۔

☆......اسے ایمان کی حلاوت نصیب ہو۔

☆......ایمان کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ سے متصف ہو تو یقیناً ان کو خلافت کی نعمت سے نوازا جاتا ہے اور جب خلافت کا قیام عمل میں آ جاتا ہے تو اس خلافت کے ذریعہ تمکنت دین کا کام ہوتا ہے۔

آیت سورۃ النور کا حصہ ﴿وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُم دِینَھُمُ الَّذِی ارتَضٰی لَھُم﴾ اس کا گواہ ہے۔ اس حصہ آیت سے کوئی شخص یہ مطلب اخذ نہ کرے کہ دین کی جس شکل کو عوام الناس یا علماء دین خیال کرتے ہیں وہی دین ہو گا۔ بلکہ یہ آیت قطعیت کے ساتھ اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے دین کو جس ہیئت اور شکل کے ساتھ تشکیل دیا ہے اسے ان خلفاء کے ذریعے اس جماعت مومنین کے لئے تمکنت عطا فرمائے گا۔ گویا خلیفہ دین کی جو تعبیر و توضیح کرے گا دراصل وہی دین کی صحیح تعبیر ہو گی۔ کیونکہ آیت میں وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُم کے الفاظ عربی گرامر کی رو سے تاکیدیہ الفاظ ہیں اور زور پیدا کرنے کے لئے لام تاکید اور نون تاکید لایا گیا ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تمکنت کا عطا کیا جانا ایک لابدی امر ہے۔ لَھُم سے مراد جماعت مومنین اور خلفاء کا وجود ہے۔ اس قدر تاکیدی اور پرزور الفاظ کے بعد یہ امر ضروری تھا کہ ان لوگوں کو تنبیہ کی جاتی جو ان امور کا انکار کرتے ہیں چنانچہ اس کا اظہار آیت کے آخری حصہ میں ان الفاظ سے کیا گیا ہے:

"وَمَن کَفَرَ بَعدَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الفٰسِقُون"

کہ جو لوگ اس کے بعد بھی منصب خلافت سے اٹھنے والی آواز کے برعکس اظہار کرتے ہیں تو وہ نافرمانی کے دائرے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایک مومن پر یہ فرض ہے کہ جب بھی مسند خلافت سے کوئی آواز بلند ہو تو اس کے جواب میں سمعنا و اطعنا ہی کہے۔

خلیفہ کی اطاعت کا حق ادا کرنے کے لئے مقام خلافت کی حقیقت سے پوری طرح آشنائی ضروری ہے۔ خلیفہ کیا ہے اور نظام میں اس کی حیثیت کیا ہے اس کو سمجھنے کے لئے ہم آپ کو حکم و عدل کے حضور لئے چلتے ہیں کہ وہ اس بارے میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو۔ کیونکہ خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف اور اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے"۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۵۷، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵۳)

اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ خلافت اپنی اصل میں نبوت کا ایک ایسا عکس ہے جس سے آفتاب نبوت کی شعائیں منعکس ہو رہی ہیں۔ برکات رسالت اور انوار نبوت بتمام و کمال ظلی طور پر موجود ہیں اور ان کا فیضان جاری ہے لیکن وہ انوار نبوت اور فیوض کیا ہیں جو کامل طور پر نبی کے وجود میں ہوتے ہیں اور نبی کی زندگی میں ان کا فیض جاری رہتا ہے۔

قرآن کریم نے نبیوں کے ساتھ جن فیوض کو وابستہ کیا ہے سورۃ البقرہ کی آیت ۱۳۰ اس کا بہترین خلاصہ ہے۔ یہ وہ دعائے ابراہیم علیہ السلام ہے جو آپ نے تعمیر بیت اللہ کے وقت عرب میں ایک نبی کامل کی بعثت کے لئے کی۔ دعا یہ ہے:

"ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیٰتک و یعلمھم الکتاب والحکمة ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم"۔

اے میرے رب ان میں ایک ایسے عظیم الشان رسول کی بعثت فرما جو ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے یعنی تیرے تازہ بتازہ نشان ان کے سامنے پیش کرے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم سے بہرہ ور کرتا چلا جائے اور ان کا تزکیۂ نفس کرتا چلا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تیرا غلبہ ہو گا اور تیری حکمتوں سے لوگ واقف ہونگے کیونکہ تو غالب اور حکمت والا ہے۔ اب اس مفہوم آیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہم مقام خلافت کو دیکھتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ وہ خلافت جو نور نبوت سے مستفاض ہوتی ہے وہ ان تمام ذمہ داریوں سے عہدہ بر آ ہوتی ہے جو رسول کے وجود سے وابستہ ہوتی ہیں۔

اس کے ذریعہ تازہ بتازہ نشانات کا ظہور ہوتا ہے اور خلیفہ ان نشانات کو دین حق کی تائید اور نصرت کے لئے پیش کرتا ہے اس طرح تلاوت آیات کا فریضہ ادا کر رہا ہوتا ہے۔ ان نشانات کے نتیجے میں تزکیہ نفوس ہوتا ہے یعنی لوگ ان نشانات کو دیکھ کر خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں جس کا نتیجہ خدا تعالیٰ سے تعلق کی صورت میں نکلتا ہے اور خدا سے محبت اور تعلق میں اضافہ ہو کر نفوس پاک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ خلافت کے مقام پر فائز مرد خدا 'الکتاب' یعنی قرآن کریم کی تعلیم اور تدریس اور اس میں بیان ہونے والی حکمتیں نور خدا سے منور ہو کر بیان کرتا ہے۔ یہی وہ عظیم الشان برکات ہیں جو مقام رسالت سے وابستہ ہیں اور ظلی طور پر خلافت کے وجود میں منعکس ہو جاتی ہیں۔ اب جو خلافت نور رسالت سے فیض پا کر بنی نوع انسان کو خدائے واحد کی توحید کی طرف بلانے کا فریضہ انجام دے رہی ہے وہی حقیقی اور سچی خلافت ہے۔ اور اسی سے اس کے مقام کا تعین ہوتا ہے۔

ہم پر خدائے رحمٰن و منان کا بے پایاں احسان ہے کہ اس نے ہم میں اس خلافت کو قائم کر دیا جو اپنی اصل میں منہاج نبوت پر قائم ہو کر نبوت کے نور سے منور ہوتے ہوئے ان تمام برکات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے جو مہدی موعود کے وجود کے ساتھ وابستہ تھیں۔ یہ خلافت ایک ایسی نعمت کی صورت میں ہمارے سامنے ہے جو بڑے نصیبوں سے ملا کرتی ہے۔ اس خلافت کی تازہ بتازہ برکات مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی صورت میں ہر روز ظاہر ہو رہی ہیں اور ہر آنے والا دن ہمیں خلافت سے زیادہ وابستہ کئے جا رہا ہے۔ ایک حیرت انگیز بات جو گزشتہ چند سالوں سے خلافت کے حوالے سے ہمارے ازدیاد ایمان کا باعث بن رہی ہے یہ ہے کہ کبھی بھی مومنین کی کوئی جماعت بھی خلافت سے اس طرح براہ راست فیض حاصل کرنے کی سعادت حاصل نہیں کر سکی جو فیض اس عظیم الشان خلافت میں جماعت کو ایم ٹی اے کے ذریعے براہ راست حاصل ہو رہا ہے۔ اور خلافت کی برکات آفتاب نصف النہار کی مانند روشن و تاباں ہو رہی ہیں۔

آج جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کے حضور حاضر ہوئے ایک صدی کے قریب کا عرصہ ہو رہا ہے تو آپ کی روح آسمان پر کس قدر خوش ہو گی کہ خلافت کی مسند سے آپ کی ہدایات اور آپ کے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کی عظیم الشان تعلیمات اور بزرگی کا ذکر آپ کے ایک جانشین کی زبانی اس طرح ہو رہا ہے کہ اس عالم کا ذرہ ذرہ اور وقت کا لمحہ لمحہ اس ذکر میں شریک ہو جاتا ہے۔ یہ خلافت کی برکت اس کے مقام اور منصب کی سچائی کی دلیل ہے۔

خلافت کی یہ عظیم نعمت جو ہمیں نصیب ہے ہم اسے پا کر خدا کا جس قدر بھی شکر بجا لائیں کم ہے۔ ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ سراپا تشکر بن جانا چاہئے کہ یہ برکت ہمیں ملی اور ملی بھی اپنی پوری عظمتوں کے ساتھ۔ ایسی عظمتوں کے ساتھ کہ گویا خود مسیحا ہم میں اتر آیا ہے اور اس کی محبت ہمیں لحہ بہ لحہ نصیب ہو رہی ہے۔

ہماری تو اپنے رب سے یہی دعا ہے کہ وہ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں مقام خلافت کو حقیقی معنوں میں جاننے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

اے خدا ہمیں اس حبل اللہ المتین یعنی خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

☆......☆......☆

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

☆......☆......☆

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں- اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

حضرت سعید بن زیدؓ

مکہ کے رہنے والے زید باآواز بلند ایسے اشعار پڑھا کرتے تھے جن میں بتوں کی تکفیر اور ایک خدا پر ایمان کا اعلان ہوتا تھا- انہوں نے دینِ ابراہیم کی تلاش میں شام، موصل اور جزیرہ تک کا سفر کیا اور وہاں کے یہودی اور نصرانی علماء سے ملاقاتیں کیں لیکن اُن لوگوں کے خیالات چونکہ مشرکین مکہ سے مشابہ تھے اس لئے دل کو مائل نہ کرسکے اور آپ نے ہاتھ اٹھاکر یہ اقرار کیا "الٰہی تو گواہ رہیو کہ میں دین ابراہیمؑ پر ہوں"- آپ یہ بھی کہا کرتے کہ "اے اللہ اگر میں یہ جانتا کہ تیری عبادت کا کون سا طریقہ تجھے پسند ہے تو میں اسی طریقہ سے عبادت کرتا"- پھر وہ اپنی ہتھیلی پر سر رکھ کر سجدہ کرتے- سرور دوعالم ﷺ کی بعثت سے پانچ سال قبل کسی نے بلادلخم میں زید کو قتل کردیا- آپ کی زوجہ فاطمہ بنت بعجہ کے بطن سے سعید پیدا ہوئے جنہوں نے ہوش سنبھالتے ہی گھر میں توحید اور دین ابراہیمی کا ذکر سنا تھا- چنانچہ جونہی آنحضور ﷺ نے دعوت اسلام کا آغاز فرمایا تو سعیدؓ نے بھی لبیک کہنے کی سعادت پائی-

حضرت سعیدؓ کی شادی حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ حضرت فاطمہؓ سے ہوئی تھی اور وہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ ہی مسلمان ہوگئیں- دونوں میاں بیوی کو قرآن کریم سے عشق تھا- ایک صبح عمر بن خطاب، جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے، اپنے رشتے کے ماموں ابو جہل کے اشتعال دلانے پر، آنحضرت ﷺ کے قتل کے ارادے سے تلوار ہاتھ میں لئے نکلے تو ایک صحابی حضرت نعیمؓ نے اُن کا ارادہ جان کر انہیں غیرت دلائی کہ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو جہاں تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہوچکے ہیں- چنانچہ عمر غصہ کی حالت میں حضرت سعیدؓ بن زید کے گھر پہنچے اور انہیں بے تحاشا پیٹنا شروع کیا- بہن چھڑانے کیلئے آگے بڑھیں تو خود بھی لہولہان ہوگئیں لیکن استقلال سے بولیں کہ ہاں ہم نے اسلام قبول کیا ہے تو جو کچھ کرسکتا ہے کرلے- خون میں نہائی ہوئی بہن کے مونہہ سے یہ الفاظ سن کر عمر مبہوت ہوگئے اور بولے کہ تم جو کچھ پڑھ رہے تھے، مجھے بھی دکھاؤ- حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ تم اس کو ضائع کردو گے- عمر نے اپنے معبودوں کی قسم کھائی کہ پڑھ کر واپس کردوں گا- تب حضرت فاطمہؓ نے پہلے انہیں غسل کرنے کا کہا اور پھر قرآن شریف پڑھنے کی اجازت دی- کلام الٰہی نے عمر کے دل کی کایا پلٹ دی اور آپؓ نے اسی وقت آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا-

جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا تو حضرت سعیدؓ اور آپکی اہلیہ مہاجرین اولین میں شامل تھے- غزواتِ بدر، احد، خندق، خیبر، حنین، تبوک اور طائف وغیرہ ہر معرکے میں حضرت سعیدؓ نے کمال سرفروشی کا مظاہرہ کیا- فتح مکہ کے موقع پر ایک فوجی دستے کے افسر تھے- آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپؓ شام جانے والے لشکر میں ایک مجاہد کی حیثیت سے شامل ہوئے- جنگ یوم الصفر کے موقع پر اسلامی افواج کے سپہ سالار حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت سعیدؓ بن زید کو رسالہ کا افسر مقرر کیا- اس جنگ میں رومیوں کو شکستِ فاش ہوئی اور دمشق پر جلد ہی قبضہ ہوگیا- جنگ یرموک میں حضرت سعیدؓ پیدل فوج کے افسر تھے- ابتداء میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے کے باوجود آپؓ چند ساتھیوں کے ہمراہ اتنی بے جگری سے لڑے کہ رومی پسپا ہوگئے- اسی زمانہ میں حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے آپؓ کو دمشق کا حاکم مقرر کیا لیکن آپؓ کے شوقِ جہاد کا یہ عالم تھا کہ آپؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کرسکتا کہ آپ لوگ تو جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں- چنانچہ آپؓ دمشق کی امارت سے معذرت کرکے میدانِ جہاد میں پہنچ گئے- شام کی فتح کے بعد آپؓ مدینہ منورہ آکر گوشہ نشین ہوگئے- حضرت عثمانؓ کے دور میں آپؓ خاموش رہے- لیکن جب حضرت عثمانؓ کو شہید کیا گیا تو آپؓ کوفہ میں تھے اور یہ خبر سُن کر آپؓ خاموش نہ رہ سکے بلکہ برملا ظالموں کی مذمت کی-

حضرت سعیدؓ نے نواحِ مدینہ میں عقیق کے مقام پر تقریباً اسی سال کی عمر میں ۵۲ ہجری میں بروز جمعہ وفات پائی- جنازہ مدینہ لایا گیا اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے غسل دیا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی- حضرت سعیدؓ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے- حضرت ابو موسیٰؓ اشعری کی روایت ہے کہ سعیدؓ کا دامنِ عمل کبھی معصیت کی آلودگیوں سے داغدار نہیں ہوا اور وہ ہمیشہ اتباع رسولؐ میں کوشاں رہتے تھے-

صحابی رسول حضرت سعیدؓ بن زید کی سیرت و سوانح کا بیان مکرمہ امۃ الحئی ارشد صاحبہ کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰ر جنوری ۹۸ء میں پندرہ روزہ "المصلح" یکم اکتوبر ۹۷ء سے منقول ہے-

-......☆......☆......☆......-

ایک واقف زندگی کا پوسٹل انٹرویو

مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا کا پوسٹل انٹرویو روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۲ر دسمبر ۹۷ء میں شائع ہوا ہے- آپ ۱۹۳۶ء میں Brofoyedru اشانٹی ریجن گھانا میں پیدا ہوئے- ابتدائی تعلیم کے بعد تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی سے تعلیم حاصل کی اور پھر جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری لی- پھر گھانا میں ریجنل مربی اور جامعہ احمدیہ سالٹ پانڈ گھانا کے پرنسپل کے طور پر خدمت کا موقع ملا- اس کے بعد آپ ربوہ گئے جہاں مربیانِ سلسلہ کے پہلے ریفریشر کورس کے نگران مقرر ہوئے- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک موقع پر آپ کو امیر مقامی بھی مقرر فرمایا-

آپ نے انگلستان میں بحیثیت نائب امام مسجد فضل لندن خدمت کی توفیق پائی اور رسالہ "ہیرلڈ" کے co-editor بھی رہے- ۸۲ء میں سپین میں انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے آپ کو رسالہ ریویو آف ریلجنز کو جدید خطوط پر شائع کرنے کے لئے قائم ہونے والی کمیٹی کا چیئرمین مقرر فرمایا- متعدد رسائل و اخبارات میں آپکے مضامین شائع ہوتے رہے نیز گھانا کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے لئے متعدد پروگرام ریکارڈ کروانے کی بھی توفیق پائی-

-......☆......☆......☆......-

قبولیت دعا کے دو واقعات

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۲ر دسمبر ۹۷ء میں ایسے دو واقعات بیان کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمایا- وہ بیان کرتے ہیں کہ ۴۷ء میں ہم نقل مکانی کرکے چنیوٹ میں آباد ہوئے- جو سکول ہمیں الاٹ ہوا اس کی عمارت جل چکی تھی، فرنیچر غائب تھا- حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ ہیڈماسٹر تھے- قادیان کے زمانہ سے ہی ہماری یہ خصوصیت تھی کہ ہم اپنی اور طلبہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں پر زور دیتے تھے- جن احمدیوں کے بچے کسی اور سکول میں داخلہ نہ لے سکے وہ ہمارے پاس بھجوادیئے گئے تھے اس لئے خدشہ تھا کہ میٹرک کا نتیجہ لازماً خراب نکلے گا اور جگ ہنسائی کا موجب ہوگا- سکول کے آخری دن دعا ہوئی تو سوز و گداز سے چیخیں نکل گئیں کیونکہ جو بچے امتحان دینے جارہے تھے ان میں اکثریت کمزور بچوں کی تھی جن کے فیل ہونے سے جماعت کے وقار کو دھبہ لگتا تھا- بدنامی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو دل مطمئن ہوگیا لیکن دماغ کہہ رہا تھا کہ بدنامی سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے-...... نتیجہ کا اعلان ہوا تو یونیورسٹی کی پہلی سات میں سے چار پوزیشنیں ہمارے سکول کے حصے میں آئیں- گو مجموعی طور پر نتیجہ واجبی سا تھا لیکن کیفیت نے ایسا سماں باندھ دیا کہ کمیت کی جگہ کیفیت نے لے لی-

مضمون نگار ایک ذاتی واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۷۳ء میں خاکسار کو امریکہ بطور مبلغ بھجوایا گیا- رہائش مسجد احمدیہ ڈیٹن میں تھی- چونکہ کھانا پکانا نہیں آتا تھا اس لئے زیادہ تر گزارا بسکٹ کھاکر کرتا رہا- آہستہ آہستہ صحت گرنی شروع ہوئی اور میں بیمار پڑ گیا- ہسپتال داخل کروایا گیا لیکن تشخیص نہ ہوسکی- خوراک نہ ملنے سے کمزوری بھی ہوتی گئی- آخر ایک روز ڈاکٹرز کے ایک بورڈ نے لاعلاج قرار دیدیا اور اندازہ لگایا کہ یہ مریض جمعہ تک نہیں بچے گا- مجھے یہ فیصلہ سن کر بہت گھبراہٹ ہوئی اور میں نے رات کو تضرع سے دعا کی کہ اے اللہ تو جب چاہے بلالے لیکن اس وقت میں دیار غیر میں ہوں، اگر تو میری موت کو مؤخر کردے تو یہ خاص فضل ہوگا- ...... میں دعا کرتے ہوئے روتا رہا حتی کہ مجھے محسوس ہوا کہ دعا قبول ہوگئی ہے اور میں مطمئن ہوگیا- صبح ڈاکٹرز آئے اور مجھے غیر متوقع طور پر ہشاش بشاش دیکھا- میں نے انہیں کہا کہ مجھے ہسپتال سے فارغ کردیں- چنانچہ مجھے جماعت کے افراد ہسپتال سے لے آئے اور اللہ تعالیٰ نے میرے امریکہ میں دس سالہ قیام کو اس طرح قبول فرمایا کہ آئندہ مجھے کبھی کسی قابل تشویش عارضہ میں مبتلا نہ ہونے دیا-

-......☆......☆......☆......-

محترم شیخ امری عبیدی صاحب

محترم شیخ امری عبیدی صاحب جب دارالسلام تنزانیہ کے پہلے افریقن میئر منتخب ہوئے تو کئی اخبارات نے آپکی تصاویر اور خبریں شائع کیں اور آپکی قابلیتوں کو سراہا- ہفت روزہ Mwananchi نے ۲۴ر جنوری ۶۰ء کو جو خبر شائع کی اس کا اردو ترجمہ (از مکرم محمد منور صاحب) روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶ر جنوری ۹۸ء میں ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے-

اخبار نے لکھا کہ شیخ کلوٹا امری عبیدی صاحب شاعر، سیاستدان، ماہر السنہ اور مذہبی لیڈر ہیں- آپ ایک باہمت انسان اور وسیع علم اور تجربے کے مالک ہیں- چھوٹے قد اور مضبوط جسم والے ایک خوش طبع انسان ہیں جو اپنی زندگی کے تمام ذاتی اور مجلسی اور سیاسی معاملات میں اسلام سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں- آپ ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کے قصبہ اجیجی میں ۱۹۲۴ء میں پیدا ہوئے- ابتدائی تعلیم اجیجی میں حاصل کی اور ۲۷ء میں ٹبورا سکول میں داخل ہوئے- ۴۱ء میں دارالسلام کے پوسٹل ٹریننگ سکول میں داخل ہوئے لیکن دو ہی سال کے بعد اسے ترک کرکے بطور مربی سلسلہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر تربیت آگئے- ۵۳ء میں وہ ربوہ آکر جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور شاہد کرنے کے بعد ۵۶ء میں احمدیہ مشن دارالسلام کے انچارج مقرر ہوئے- ۵۰ء سے ۵۳ء تک آپ اُس بورڈ کے اکیلے افریقن ممبر رہے جس نے قرآن کریم کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا- آپ اردو، سواحیلی، انگریزی اور عربی زبانیں بولتے ہیں- سواحیلی میں اٹھارہ سال کی عمر سے نظمیں کہہ رہے ہیں- ایک دیوان شائع ہوچکا ہے- ایک اور تصنیف میں آپ نے شاعری کے عام موضوع پر قلم کی روانی دکھائی ہے- مجلس شعرائے سواحیلی کے قابل ترین رکن اور نائب صدر ہیں- آپ کا ایک مشغلہ نوجوانوں کو تعلیم دینا ہے- ...... صبح نو بجے سے رات دس بجے تک دوپہر کو دو تین گھنٹے وقفہ کے ساتھ کام کرنا آپ کا معمول ہے-

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

22/05/98 - 28/05/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Friday 22nd May 1998
24 Muharram

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner : With Imam Sahib Let's Learn Salat. Lesson No. 6
01.20 Liqa Ma'al Arab Session No. 234
02.20 Quiz Programme - History of Ahmadiyyat, Part 41, Khuddam ul Ahmadiyyat, Pakistan.
03.00 Urdu Class - Lesson 244, (R)
04.10 Learning Dutch Lesson No.14, Part 2
04.50 Homoeopathy Class - No.128 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No.6
07.20 Pushto Item: Quiz Programme 'Hadhrat Masih Maud'(A.S.)
07.15 From the Archives Speech by Abul Ata Sahib. J/S Rabwah
08.55 Liqa Ma'al Arab Session 234(R)
10.00 Urdu Class - Lesson 244, (R)
11.05 Computers for Everyone Part 60
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.30 Nazms
13.00 Friday Sermon by Huzoor.
14.05 Bengali Service.
14.35 Renconetre Avec Les Francophones
15.40 Liqa Ma'al Arab, Lesson 234 (R)
16.50 Friday Sermon by Huzoor
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class - Lesson No. 245
19.30 Liqa Ma'al Arab Rec. 19/05/98
20.40 Medical Matters: 'Neck and Shoulders'.
21.15 Friday Sermon (R)
22.30 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests Huzoor

Saturday 23rd May 1998
25 Muharram

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Class No.82, Part 1 Rec. 15/02/97
01.00 Liqa Ma'al Arab - Rec.19/05/98
02.10 Friday Sermon (R)
03.15 Urdu Class Lesson No. 245 (R)
04.20 Computers For Everyone - Part 60 (R)
04.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.40 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor, Class 82, Part 1 Rec. 15/02/97
07.10 Saraiky Programme Friday Sermon of 10/10/97 by Huzoor. With Saraiky Translation.
08.15 Medical Matters: 'Neck and Shoulders'.
08.45 Liqa Ma'al Arab Rec. 19/05/98
09.45 Urdu Class Lesson No. 245
11.05 Documentary: Photography, Part I. 'An Introduction to Cameras'
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Swedish - Lesson 17
12.50 Indonesian Hour: Tilawat, Dars Hadith, Siratun Nabi, Nazm.
13.55 Bengali Programme: An interview with an Ahmadi Lady Doctor, Nazm, More.......
14.55 Children's Mulaqat with Imam Sahib - Rec 23/05/98
15.55 Short Documentary: An Exhibition about the late Dr. Abdus Salam.
16.10 Liqa Ma'al Arab - With Imam Sahib Rec.20/05/98
17.15 Arabic Items
18.05 Tilawat, Dars Malfooazt.
18.25 Urdu Class, No. 246
19.30 German Service: Sport, A Lajna Discussion.
20.30 Aap Ka Khat Mila
21.00 Q/A Session with Huzoor Rec. 10/05/98 Organised by Majlis Ansarullah
22.30 Children's Mulaqat with Imam Sahib (New) Rec. 16/05/98 (R)
23.35 Learning Swedish, Lesson No. 17

Sunday 24th May 1998
26 Muharram

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.45 Aap Ka Khat Mila. (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab. With Imam Sahib Rec. 20/05/98
02.20 Canadian Horizons-An talk with Maulana J. Ahmad Sahib, Part 1
03.25 Urdu Class, No. 246
04.30 Learning Swedish - Lesson 17
04.50 Children's Class With Imam Sahib. (R) Rec. 23/05/98
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News.
06.45 Aap Ka Khat Mila
07.15 Friday Sermon by Huzoor (R)
08.25 Liqa Ma'al Arab With Imam Sahib - Rec. 20/05/98
09.30 Q/A Session with Huzoor Rec. 10/05/98 In Mahmoud Hall, London
11.05 Urdu Class, Lesson No. 246
18.05 Tilawat ,Seerat un Nabi,
18.20 Urdu Class, No, 247
19.30 Liqa Ma'al Arab Rec. 14/05/98
20.25 Children's Corner - Quiz Khilafat-e-Ahmadiyyat with Waqfeen-e Nau
21.00 Dars-Ul-Quran. No.17(1997) With Huzoor. Rec. 29/01/97
22.30 Documentary: A brief glimpse into Ahmadiyyat in Islam
22.50 Learning Chinese Lesson No. 81

Monday 25th May 1998
27 Muharram

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45 Children's Corner: Quiz on Khilafat-e-Ahmadiyyat with Waqfeen-e-Nau.
01.20 Liqa Ma'al Arab Rec. 21/05/98
02.30 M.T.A U.S.A Q/A With Huzoor At Bait-ur-Rehman Part 2 Rec. 12/10/94
03.10 Urdu Class - No. 247
04.25 Learning Chinese Lesson No.81
04.50 Mulaqat With Huzoor with English Speaking Friends
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Corner: Quiz on Khilafat-e- Ahmadiyyat with Waqfeen-e-Nau.
07.20 Dars-ul-Quran (No. 17) 1997 By Huzoor Rec. 29/01/97 Fazl Mosque, London
09.00 Liqa Ma'al Arab-Rec. 21/05/98
10.10 Urdu Class. No. 247 (R)
11.05 Sports: Khuddam-ul-Ahmadiyya Pakistan, 1997.
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian - Lesson 57
12.50 Indonesian Hour: Programmes from Promised Messiah (AS) Day.
14.00 Bengali Programme - Quiz with Khuddam ul Ahmadiyyat and Ahmadiyyat's Service to humanity.
15.00 Homoeopathy Class - Lesson 129
16.05 Liqa Ma'al Arab -Session No.235 Rec. 17/12/96 (R)
17.10 Turkish Programme. The Introduction of a Turkish Ahmadi Muslim, Mr S. Siber
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.20 Urdu Class - No. 248
19.25 German Service: Sports, Lajna Discussion , Nazm
20.25 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 82, Part 2
20.55 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
21.45 M.T.A. Variety: An introduction to the first 14 members of Lajna Imaillah, Part 5
22.10 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 129 (R)
23.20 Learning Norwegian. Lesson No. 57

Tuesday 26th May 1998
28 Muharram

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 82 part 2 Rec. 15/02/96 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab Session No. 235 Rec. 17/12/96
02.15 Sports: 1997, By Khuddam-ul Ahmadiyyat, Pakistan.
03.00 Urdu Class- No. 248 (R)
04.05 Learning Norwegian - No. 57
04.45 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 129
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 82, Part 2 Rec. 05/12/96
07.15 Pushto Programme - Friday Sermon with Pushto Translation Rec. 25/10/96
08.20 Islamic Teachings, Roohani Khazaine. Part 1 With Mubashir Ahmad Sahib.
09.10 Liqaa Ma'al Arab - No. 235 Rec. 17/12/96 (R)
10.15 Urdu Class - (R) Lesson No. 248
11.20 Medical Matters: Guest: Dr. Suhail Ahmad Sahib.
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French, Lesson No. 4
13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon of 21/02/97 by Huzoor with Indonesian Translation
14.10 Bengali Service: The truth of Ahmaddiyyat, Historic Gauldi Mosque, More........
15.10 Tarjumatul Quran Class with Huzoor No. 66
16.15 Liqa Ma'al Arab (R) - No. 236 Rec. 18/12/96
17.20 Norwegian Programme: Contemporary Issues Book No12
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class - Lesson No. 249
19.35 German Service
20.35 Children's Corner : Let's Learn Salat No.7
21.05 Yaum-e Khilafat
21.35 Around The Globe - Hamari Kaenat No.125
22.05 M.T.A Variety: Hadhrat Bilal Bin Rabbah (R.A.)
22.35 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. No. 66
23.35 Learning French Lesson No.4

Wednesday 26th May 1998
28 Muharram

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No.7
01.15 Liqa Ma'al Arab No.236
02.20 Medical Matters (R)
02.50 Urdu Class No.249
04.00 Learning French Lesson No. 4
04.30 Hikayat-e - Shereen.
04.45 Tarjumatul Quran Class No. 66
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45 Children's Corner: Let's Learn Salat No.7
07.10 Swahili Programme: Guests: Maulana Basir Akhtar and Jamil Rehman
08.00 Around The Globe -Hamari Kaenat No.125
08.30 M.T.A Variety: Hadhrat Bilal Bin Rabbah (RA)
09.00 Liqa Ma'al Arab, No.236 Rec. 18/12/96
10.00 Urdu Class, No. 249
11.10 Special Programme: Kilafat Day
12.05 Tilawat, News
12.30 Turkish Programme: An Introduction to Ahmadiyyat Part No.11
13.05 Indonesian Hour: Tilawat, Hadith, Seeratun Nabi, More...
14.05 Bengali Programme - Friday Sermon of 21/11/97 by Huzoor with Bengali Translation.
15.20 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. Class No. 67
16.15 Liqa Ma'al Arab, No.237
17.20 French Programme.
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class No.250
19.35 German Service:
20.40 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor, No.83 part1
21.10 Al-Maidah
21.40 Special Programme about Khilafat Day (R)
22.25 Tarjumatul Quran class with Huzoor No. 67
23.30 Arabic Programme: Summary of a Homeopathy Class

Thursday 27th May 1998
29 Muharram

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News.
00.45 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. (R) No. 83 Part1
01.20 Liqa Ma'al Arab No.237
02.25 Canadian Desk: Tech Talk, No.3
02.55 Urdu Class No.250
04.05 Turkish Programme, Part 11 (R)
04.50 Tarjumatul Quran Class with Huzoor No. 67
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.15 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R) No.83 part1
07.05 Sindhi Programme Friday Sermon of 06/02/96 by Huzoor
08.15 Al-Maidah
08.40 Liqa Ma'al Arab No.237
09.50 Urdu Class, No. 250
10.55 Quiz - History of Ahmadiyyat No. 42
11.35 Durre Sameen - Correct Pronunciation of Nazms
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch Lesson No. 15 Part 1
13.00 Indonesian Hour: Tilawat, Malfoozat, Seeratun Nabi.
14.00 Bengali Service: Importance of Namaz, World class stuffed toys, More...
15.00 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 130
16.10 Liqa Ma'al Arab No. 238
17.10 Bosnian Programme: An introduction to Ahmadiyyat
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class, No. 251
19.35 German Service:
20.35 Children's Corner: Let's Learn Salat, No. 8
21.05 From The Archives: A speech by Maulana Abul Ata Sahib.
22.00 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 130
23.05 Learning Dutch Lesson 15,Part 1

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:
English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 — Friday, May 22, 1998 — No. 21

حاصل مطالعہ

ہفت روزہ 'تقاضے' لاہور پاکستان کا ایک معروف رسالہ ہے جس میں مختلف قومی اور عالمی امور پر ٹھوس تبصرے اور مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ذیل میں اس مؤقر رسالہ کے ایڈیٹر جناب پیام شاہجہانپوری کے قلم سے ۳۱/مارچ ۱۹۹۸ء کے شمارہ میں 'آئینہ وطن' کے تحت شائع ہونے والی ایک دردناک اور فکرانگیز تحریر ان کے شکریہ کے ساتھ الفضل انٹرنیشنل کے قارئین کے لئے پیش ہے۔ فرماتے ہیں :

خلیجی ریاستوں کے یہ شہزادے ؟

کیا پاکستان عرب شہزادوں کی عیاشیوں کے اڈے کے طور پر استعمال ہوتا رہے گا؟

آہ دو معصوم بچیاں جو سفاک شہزادے کے ہاتھوں عصمت اور جان دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں

اہل وطن کے لئے ایک بہت ہی افسوسناک بلکہ شرمناک خبر ہے۔ خبر بھی "ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان" نے جاری کی ہے جس کا فریضہ ہی انسانی حقوق پامال کرنے والوں کو بے نقاب کرنا ہے۔ خبر کے مطابق ایک خلیجی ریاست کے شہزادے پرنس ناصر نے پاکستان کے دوران قیام (اپنے عارضی صحرائی محل میں) دو پاکستانی لڑکیوں نذیراں اور شہناز کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا۔ یہ دونوں لڑکیاں علاقے کے بعض سیاست دانوں نے اس شہزادے کو مہیا کیں اور یہ پاکستانی سیاست داں بھی اس شیطانی کھیل میں خلیجی شہزادے کے ساتھ "شریک کار" رہے۔ یہ دونوں لڑکیاں ابھی پوری طرح جوان بھی نہیں ہوئی تھیں اور ان کی عمریں ۱۳ اور ۱۴ سال سے زیادہ نہیں تھیں۔ ان مظلوم بچیوں کے ساتھ ساری رات اتنا جنسی تشدد کیا گیا کہ دونوں جان ہار گئیں۔ ایک اور قابل مذمت بات یہ ہے کہ اس شرمناک اور انسانیت سوز واقعے کا مقامی انتظامیہ اور حکومت دونوں میں سے کسی نے نوٹس تک نہ لیا بلکہ اسے چھپانے اور مجرموں کو تحفظ دینے کی پوری کوشش کی گئی۔ (ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی جاری کردہ پریس ریلیز مجریہ ۲۰ / جنوری ۱۹۹۸ء سے ماخوذ)

یہ پہلا شیطانی کھیل نہیں ہے جو وطن عزیز کی سرزمین پر کھیلا گیا ہو۔ اس سے قبل خلیجی ریاست کے ایک اور شیطان صفت شیخ نے پاکستان کی ایک جواں سال اداکارہ کو لہو لہان کر دیا تھا جس کی سرجری کروانا پڑی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس شرمناک واقعے کی صدائے بازگشت مدتوں تک ملک کے طول و عرض میں سنی جاتی رہی تھی۔ اب اس تازہ سانحے نے اس پرانے واقعے کے زخم پھر ہرے کر دئے ہیں۔ ہم اپنے "غیرت دار" حکمرانوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ خلیجی ریاست کا کوئی حکمران ہمارے کشکول گدائی میں بھیک کے چند ٹکڑے ڈال کر کیا ہماری بچیوں کی عصمت و آبرو کا بھی مالک ہو جاتا ہے کہ اس کا کوئی ناہنجار بیٹا یا بھتیجا پاکستان آ کر قوم کی بچیوں کی عزت و آبرو سے کھیلتا ہے اور ان پر ساری رات اتنا جنسی تشدد کرتا ہے کہ وہ دم توڑ دیتی ہیں۔

ہم وزیراعظم نواز شریف سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے دور دراز علاقے میں بھی اگر کسی بچی سے زیادتی ہوتی ہے تو وہ ٹی وی کا عملہ ساتھ لے کر اس کے گھر پہنچ جاتے ہیں، بچی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں، اس کے والدین اور عزیزوں کو تسلی دیتے ہیں اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا عزم صمیم ظاہر کرتے ہیں اور یہ مناظر ساری قوم کو ٹی وی پر دکھائے جاتے ہیں---؟ جن دو پاکستانی بچیوں کو ایک سفاک خلیجی شہزادے نے اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بنایا اور ان کی عصمت کا خون کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی کا بھی خون کر دیا--- کیا وہ کسی کی بیٹیاں نہیں تھیں ؟ کیا ان کے والدین اور عزیزوں پر قیامت نہیں ٹوٹ پڑی ؟ کیا وہ وزیراعظم کی توجہ اور ہمدردی کے مستحق نہیں تھے ؟ وہ ان مظلوم و مقتول بچیوں کے گھر کیوں نہیں گئے ؟ ان کے والدین اور عزیزوں کو کیوں تسلی نہیں دی ؟ اور یہ مناظر ٹی وی پر کیوں نہیں دکھائے گئے ؟ کیا اس لئے کہ ان لڑکیوں کو بے آبرو کرنے والا اور انہیں موت کی وادی میں دھکیلنے والا ان کے کسی حکمران دوست کا بیٹا تھا اور اس کے بارے میں لب کشائی کرنے سے ان کے ذاتی تعلقات اور نجی مفادات کی دیوار میں دراڑ پڑنے کا اندیشہ تھا۔ چلئے یہ خلیجی شہزادہ ایک دوسرے ملک کا باشندہ تھا لیکن وہ بے غیرت پاکستانی سیاست داں جنہوں نے یہ لڑکیاں اس خلیجی شہزادے کو سپلائی کیں اور خود بھی اس شیطانی کھیل میں ساری رات اس کا "ہاتھ بٹاتے" رہے یہ تو غیر ملکی نہیں تھے، انہیں کیوں گرفتار نہیں کیا گیا، ان پر مقدمہ کیوں نہیں چلایا گیا اور انہیں کیوں درس عبرت نہیں بنایا گیا؟--- اس لئے کہ ان کو گرفتار کرنے اور ان پر مقدمہ چلانے سے وہ اصل مجرم بے نقاب ہو جاتا تھا جسے بچانا مقصود تھا، جس کی پردہ پوشی مطلوب تھی۔

کہاں ہیں وہ اسلامی جماعتیں جو اسلامی نظام کی علمبردار ہیں اور ملک میں اگر کوئی ادنیٰ سا خلاف اسلام واقعہ بھی رونما ہو جائے تو طوفان برپا کر دیتی ہیں ؟--- اتنا بڑا سانحہ اور ایسا شرمناک واقعہ رونما ہو گیا اور ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ کہاں گئی ان کی دینی غیرت ؟ ان کا اسلام یہی ہے ؟ کیا اسلام اس مداہنت کی اجازت دیتا ہے ؟ کہاں ہیں اخبارات و جرائد کے وہ مدیران و مالکان شکم دوست جن کا قلم ہر ایسے واقعے کی روداد کو اپنی گرفت میں لینے کے لئے بیتاب رہتا ہے جس سے ان کے اخبار یا رسالے کی اشاعت میں اضافے کا ذرا سا بھی امکان ہو--- اس انسانیت سوز واقعے پر وہ کیوں منقار زیر پر ہیں ؟ ان کا مصلحت کوش قلم حرکت میں کیوں نہیں آیا؟--- کہاں ہیں وہ اپوزیشن اور اس کے قائدین جو برسر اقتدار جماعت پر تنقید کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اتنے سنگین واقعے پر ان کی زبانیں کیوں گنگ ہیں ؟ کیا اسلئے کہ مجرم خلیجی ریاست کا شہزادہ تھا اور ان ریاستوں سے ان سب کے مفادات وابستہ ہیں۔ کیا حزب اقتدار اور کیا حزب اختلاف۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب (الا ماشاء اللہ) غیرت سے عاری، حمیت قومی سے تہی دامن اور ذاتی مفادات کے اسیر ہیں، منافقت جن کا لباس اور جھوٹ جن کی غذا ہے۔

یاد کیجئے! مدتیں گزریں جب سندھ کے ساحل پر ایک مظلوم عورت نے فریاد کرتے ہوئے خلیفہ وقت کو پکارا تھا اور اس کی آواز سن کر وہ "لبیک--- لبیک" کہتا ہوا کھڑا ہو گیا تھا اور اسی وقت دو لشکر اس کی دادرسی کے لئے روانہ کر دئے تھے پھر اس مظلوم عورت کی جس طرح دادرسی کی گئی اس کی روداد تاریخ کے صفحات میں آج بھی محفوظ ہے لیکن یہاں اسی سندھ کے قرب و جوار میں ایک نہیں دو لڑکیوں کے شیشہ ہائے عصمت چور چور کر دئے گئے اور چیختے چیختے دونوں جان ہار گئیں مگر ان کی فریاد ایوان اقتدار کی فضاؤں میں معمولی ارتعاش بھی پیدا نہ کر سکی--- آخر کیوں ؟--- کون اس کا جواب دے گا؟--- کوئی ہے جو اس کا جواب دے ؟۔ (بشکریہ ہفت روزہ تقاضے لاہور، جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۱۱ --۳۱ / مارچ ۱۹۹۸ء صفحہ ۵،۴)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۳واں جلسہ سالانہ

۳۱ جولائی، یکم اور ۲/ اگست ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

احباب جماعت احمدیہ برطانیہ کو مبارک ہو کہ جلسہ سالانہ کے مبارک دن اب قریب آگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا ۳۳واں جلسہ سالانہ ۳۱/ جولائی، یکم اور ۲/ اگست ۱۹۹۸ء کو اسلام آباد (انگلستان) میں منعقد ہوگا۔ یہ جلسہ سالانہ کیا ہے اور اس کا مقام کیا ہے ؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس الفاظ میں :

☆......یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

☆......اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

☆......اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔

☆......یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت اور خطابات کی وجہ سے یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرکزی جلسہ کا رنگ رکھتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ :

☆......اس روحانی اجتماع میں شمولیت کا ابھی سے عزم کر لیں اور مناسب تیاری شروع کر دیں۔

☆......جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے ہر روز دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ہو اور وہ ساری برکتیں اپنے ساتھ لے کر آئے جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اور ہم سب کو ان برکتوں سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵/ مئی ۱۹۹۸ء بروز اتوار مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ منصورہ اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب (لندن) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس موقعہ پر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی :

☆...... مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی (سابق امیر جماعت میرپور خاص سندھ)

☆...... مکرم ملک بشارت ربانی صاحب، گجرات (پاکستان)۔ (آپ مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس کے والد تھے)۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

"اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔"